ہفت روزہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

لاہور

ترجمانِ اسلام

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

قیمت ۴۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

مفتی اعظم کا طلبہ سے خطاب

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ۱۲ ربیع الثانی کو مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی کے دار الحدیث میں طلبہ سے خطاب کیا آپکی یہ تقریر افادۂ عام کی خاطر شائع کی جا رہی ہے (ادارہ)

رپورٹ سعید الرحمٰن متعلم مدرسہ عربیہ

میرے عزیز طالب علم بھائیو!

اتفاق سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے۔ اس کو غنیمت جان کر تھوڑے سے وقت میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں آج کیا حالات ہیں۔ اور ان حالات میں آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اور کون سے فرائض آپ کے متعلق ہیں؟ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ طالب علم ہیں۔ اور ایک بڑا اہم فرض اس وقت انجام دے رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ طالب علم سے کہا جاتا تھا کہ طالب علم اگر اچھی نیت سے ہے اور مقصد اصلاح نفس اور اشاعت دین ہے۔ خود دین کو سمجھ کر دوسروں تک پہنچانا مقصود ہے۔ اور خلوص قلب کیساتھ یہ فریضہ انجام دیا جا رہا ہے تو بڑا مبارک ہے۔ اور اگر نیت اچھی نہیں۔ دنیاوی اغراض کی تکمیل کے لئے ہے۔ تو یہ مشقت اور محنت کچھ بھی نہیں۔ یہ ایک نامبارک اور نامسعود ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے "اگر ایک شخص ایسا علم حاصل کرے جو اللہ کی رضا کے لئے نہ ہو۔ اور وہ علم حاصل کرتا ہے۔ دنیاوی اغراض کی تکمیل کے لئے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا اس لئے اخلاص، حسن نیت یہ طالب علم کے لئے اور اس کو عبادت بنانے کے لئے شرط لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کی دنیا میں ایک شخص کو یقین حاصل ہے۔ کہ علم کے حصول کے بعد میرے لئے دنیا کے تمام کے تمام عہدے ختم ہیں۔ اور مشاہرات بند ہیں اور یہ علم آج اس دنیا میں دنیا تک پہنچنے کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہے۔ اس کے باوجود وہ علم دین کے حصول کے لئے اپنے آپ کو فارغ کرتا ہے تو یہ اس کے حسنِ نیت کی دلیل ہے۔ آپ بتائیں کہ اس علم کے حصول کے بعد دولت کا کونسا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اگر اغراض دنیا مقصود ہوں تو دوسرے دروازے بھی کھلے ہیں۔ آپ کی کوشش بخیر اور مبارک ہے آپ کے اساتذہ جن کے پاس آپ آئے ہیں۔ آپ کے لئے نبی علیہ السلام نے ان کو خیر کی وصیت کی ہے فرمایا۔ تمہارے پاس دوردراز سے سفر کر کے آئیں گے۔ بڑی محنت کا سفر کر کے اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ میں ان کے بارے میں خیر کی وصیّت کرتا ہوں۔ لیکن اس علم کے حصول کے بعد آپ کو کیا کرنا ہے؟ آپ عالم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی زندگی کو کس طرز کا بنانا ہے۔ اور زندگی کا مقصد کیا متعین کرنا ہے؟ یہ مقصد سمجھانے سے حل ہوگا۔ آج کل ایک ذہن کافی حد تک سرایت کر چکا ہے۔ آج کا ذہن لوگوں کا یہ ہے کہ تقوی، طہارت اور تقدیس و پاکبازی کی علامت یہ ہے کہ آدمی مسجد میں ۲۴ گھنٹے خدا کے سامنے سجدہ کرے اور رہے اور اس کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا شغل رکھے گویا کہ مسجد کا ہو جائے بیرون مسجد سے کوئی تعلق نہ ہو۔ لیکن دنیا میں کفر الحاد پھیلے اور زنادقہ کی اشاعت ہو اور بدعات و شرک کے اندھیرے سے تمام فضا مسموم ہو جائے اور اس کو اپنی مسجد سے تعلق ہو اور صرف خدا سے تعلق ہو اور کسی بیرونی الجھاؤ سے متاثر نہ ہو تو آج کل نیکی اس کا نام ہے۔ اور یہ نیکی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اور ایک شخص باہر کی دنیا میں اصلاحات کرتا ہے۔ اور اپنی طاقت کفر، بدعات اور الحاد کے سدباب کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اور ان سے مقابلہ کرتا ہے۔ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ سیاسی بن گیا۔ سیاسی کا لفظ آنے سے اس کا تمام تقوی خاک میں مل گیا۔ لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہاں تک نماز فرض ہے وہاں اپنی طاقتوں کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے استعمال کرنا بھی فرض ہے۔ درحقیقت دین یہ ہے کہ حضورؐ کی سیرت، سنت، اقوال افعال اور اعمال اور اطوار اور حدیث کیمطابق زندگی بنائی جائے۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ نماز جس میں تمہید، تسبیح اور تقدیس بھی ہے ابتدائے نماز سے انتہائے نماز تک لے کر تمام بہترین جملے اللہ کی رضا کے لئے ہیں۔ قیام باادب رکوع و سجود اور ہیئت کذائیہ اللہ کی رضا کا سبب ہے۔ لیکن طلوع شمس کے وقت یہ گناہ ہے تعجب کی بات ہے کہ ہیئت کذائیہ جو آدھے گھنٹے قبل اللہ کی رضا کی علامت اور فرض تھی۔ اب گناہ ہے بات کیا ہے؟ آخر ایک ہی چیز ہے۔ ایک وقت میں عبادت اور دوسرے وقت میں گناہ ہے کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو عبادت اور تھوڑی دیر بعد گناہ کہا۔ تو اصل دین حضور کی اطاعت اور آپ کے احکامات کی تعمیل اور اتباع سنت ہے۔ جہاں نبی علیہ السلام نے تہجد کی نماز پڑھی اور باقاعدگی سے تہجد پڑھتے تھے اور آپؐ اتنا کھڑا ہوا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آ جاتا تھا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کے پیر پھٹ جاتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپؐ نے تمام غزوات میں اپنے

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

مطابق

یکم جون ۱۹۷۳ء

جلد ۱۶

شمارہ ۲۱

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سرپرست

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر

زاہد الراشدی

قیوم خانی سیاست کا نیا شکار

آزاد کشمیر

یوں محسوس ہوتا ہے کہ صدر بھٹو نے خان عبدالقیوم خاں کو وزیر داخلہ بنایا ہی اس لئے ہے کہ وہ ملک کی جمہوری قوتوں اور عوامی صوبائی حکومتوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے مسلسل سازشیں کرتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خان موصوف کی تمام سرگرمیوں کا محور یہی مقصد رہا۔ حتیٰ کہ جب سندھ کے لسانی فسادات پورے عروج پر تھے، لسانی عصبیت کا جنون مسلمان کے ہاتھوں مسلمان کا گلا کٹوانے میں مصروف تھا اور پورا سندھ خون میں نہایا ہوا تھا۔ خان موصوف سندھ میں وزیر داخلہ کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے بجائے سرحد کی جمہوری حکومت کے خلاف تقریروں اور الزام تراشی میں مصروف تھے۔ اس "مشن" سے ان کی لگن ملاحظہ فرمایئے کہ بلوچستان اور سرحد کی آئینی، جمہوری اور اکثریتی حکومتوں کو جب تک غیر جمہوری طور پر سبکدوش نہیں کردیا گیا وہ چین سے نہیں بیٹھے۔

مگر سرحد و بلوچستان میں اپنے "مقصد" میں کامیابی کے بعد ان کو "بیکاری" راس نہ آئی اور وہ اپنے لاؤلشکر سمیت آزاد کشمیر کی منتخب جمہوری حکومت کے خلاف ریشہ دوانیوں کے محاذ پر آدھمکے اور آج آزاد کشمیر کا خطہ خان عبدالقیوم خاں کی "فنی مہارت" کا شاہکار بنا ہوا ہے۔

صدر آزاد کشمیر کو قادیانیت کی تبلیغ کی ممانعت کرنے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے جرم میں استعفیٰ دینے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

عبدالقیوم خاں، خورشید میر اور یوسف بچ کی تثلیث آزاد کشمیر کی عوامی حکومت کو سبکدوش کرکے قادیانیت کا تحفظ کرنے کا تہیہ کرچکی ہے اور پاکستان کے ان نادان دوستوں کو اس بات کی بھی پروا نہیں رہی کہ آزاد کشمیر کی حکومت کے خلاف پاکستان کی وزارت داخلہ و امور کشمیر کی اس کھلم کھلا مداخلت سے عالمی رائے عامہ کے سامنے مسئلہ کشمیر کو کس قدر نقصان پہنچے گا اور آزاد کشمیر حکومت کی آزاد پوزیشن کس حد تک مشکوک ہو کر رہ جائے گی۔

ہم اس مداخلت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے سردار عبدالقیوم خاں کو یقین دلاتے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت ؐ اور آزادیٔ کشمیر کی مہم میں پاکستان کے غیور عوام ان کے ساتھ ہیں۔

لندن میں بیٹھ کر پاکستان اور بھارت کی کنفیڈریشن کے منصوبے پیش کرنے والے نواب اکبر بگٹی جب سے بلوچستان کے گورنر بنے ہیں۔ صوبہ کی اکثریتی سیاسی پارٹیوں اور عوامی قوتوں کے خلاف مسلسل ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ ان صاحب نے نیپ جمعیۃ کے اکثریتی پارلیمانی گروپ کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے لئے جو پاپڑ بیلے، وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اکثریتی گروپ کے ارکان کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے لالچ، دباؤ، دھمکی حتیٰ کہ منت سماجت کے حربے بھی استعمال کئے۔ مگر ان کی آرزو کسی طرح بر نہ آئی اور اقلیتی گروپ کو کرسیٔ اقتدار پر مسلط کرنے کے بعد بھی اس نامسعود مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ہر طرف سے ناکام ہو کر بگٹی صاحب نے مینگل اور مری قبائل کے علاقوں میں سوچی سمجھی سکیم کے تحت گڑبڑ کرا کے فوجی ایکشن کے لئے راہ ہموار کی اور مرکزی وزیر داخلہ مسٹر عبدالقیوم سے ملی بھگت کرکے اپنے اقتدار کو تحفظ دینے کی راہ نکالی۔ بگٹی قبیلہ کے اس نواب نے اپنی کرسی کو بچانے کے لئے آج بلوچستان کے غیور عوام پر سنگینیں تان رکھی ہیں اور بلوچستان میں فوج کشی کے بعد حالات لحظہ بہ لحظہ

(باقی صفحہ ۹ پر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ارشاد علوی رحیم یار خاں

انگریزیت — ہمارے تمام مسائل کی جڑ

برصغیر پاک و ہند کو آزاد ہوئے ۲۵ سال کا طویل عرصہ گذر گیا۔ مگر ابھی تک ہم علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس مصرعہ کے مصداق بنے ہوئے ہیں کہ ع

غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

یہ حقیقت سورج سے زیادہ روشن ہے کہ ہمارا شعبۂ زندگی "انگریزیت" کے زیر اثر ہے اور اسلام کی چھاپ سے آزاد۔ چوتھائی صدی کا فاصلہ طے کر لینے کے وجود ابھی تک ہماری سرکاری زبان انگریزی ہے شاید خود انگریز بھی انگریزی زبان کا اس بری طرح استعمال نہ کرتے ہوں۔ جس طرح ہم "غلامی پسند" لوگ کرتے ہیں ذہنی غلامی کی انتہا یہ ہے کہ جب تک آدمی انگریزی نہ بولے اسے "پڑھا" اور "پڑھا لکھا" ہی نہیں سمجھا جاتا۔ ہر سرکاری محکمہ "عوام" کی خاطر جو بھی ہدایت، نوٹس یا حکمنامہ جاری کرتا ہے وہ "انگریزی" میں ہوتا ہے۔ سٹیشنوں، ڈاک خانوں اور زیر مرمت سڑکوں پر "عوام الناس" کے لئے ہدایات انگریزی میں درج ہوں گی۔ علماء کرام کو زبان بندی یا دیگر درجنوں قسم کی تنبیہات کے نوٹس انگریزی میں جاری کئے جائیں گے۔ آج کل تو انگریزی کی پرستش کا کمال یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ انگریزی سے قطعی کورے کروڑوں عوام کو نہایت اہم مسائل "عوامی صدر" انگریزی زبان میں سمجھاتے ہیں۔ صدر محترم کی تقریر کے وقت ریڈیو کے اردگرد جمع شدہ عوام کی بے بسی دیکھ کر بے اختیار یہ مصرعہ زبان پر آجاتا ہے۔ ع

زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم

دنیا بھر میں ہمارا ملک اس لحاظ سے بالکل منفرد ہے کہ یہاں اپنی قومی زبان کو کسر شان کا باعث اور غیر ملکی زبان کو باعث شان تصور کیا جاتا ہے۔ ہر ملک کا ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ باشندہ اپنی قومی زبان پر فخر کرتا ہے۔ ذاتی معاملات ہی میں نہیں دوسرے ملکوں میں جا کر بھی اپنی زبان بولتا ہے۔ خدا جانے ہمیں اس "بے غیرتی" اور "ذہنی غلامی کی لَت" سے کب نجات ملے گی۔

ہماری معاشیات پر انگریزی طور طریق حاوی ہیں سارا کاروبار سود، سٹہ، جوئے کی بنیاد پر چلتا ہے یہ سب باتیں ہمارے دین مقدس میں قطعاً حرام ہیں — ۲۵ سالہ دور میں ہم اس حرام میں ذرہ بھر کمی نہیں کر سکے۔ مزید نقصان یہ ہوا کہ عام لوگوں کے ذہن سے سود و سٹہ کی حرمت ہی نکلتی چلی جا رہی ہے اور اچھے بھلے نمازی، حاجی، متشرع حضرات بھی اب اس سے خال خال ہی پرہیز فرماتے ہیں۔

معاشرت مکی و مدنی دین کے پاکیزہ اثرات سے نکال کر ہم نے خود اپنی آزاد مرضی سے "امریکہ" کے حوالے کر دی ہے۔ انگریز نسل کا یہ دولتمند اور چودھری ملک دنیا بھر میں اپنی مادر پدر آزاد معاشرت مسلط کر رہا ہے اس ننگی تہذیب سے صرف اللہ جل شانہ کا آخری دین "اسلام" اپنے فطری معاشرتی اصولوں کی بنیاد پر ٹکر لے سکتا تھا مگر جب مسلمان برائے نام رہ جائیں اور عملاً انگریزیت کو اوڑھنا بچھونا بنا لیں تو کہاں اسلام اور کہاں اسلامی معاشرت۔ بے قید اور بے لگام معاشرتی سیلاب میں اچھے بھلے متقی حضرات کے بھی کس بل ڈھیلے ہو گئے ع

تھا جو ناخوب بتدریج وہ خوب ہوا

تعلیمی میدان بھی اسلامیات، اردو اور عربی کے جزوی جوڑ کے باوجود مجموعی طور پر "انگریزیت" کے پوری طرح زیر اثر ہے۔ مخلوط تعلیم اور عام انگریزی تہذیب کے علاوہ نصاب کا مجموعی مزاج اور نتائج خالص "انگریزی" ہیں۔ اس پر مستزاد زبان انگریزی کا لازمی غلبہ۔ گویا نئی نسل بھی "انگریزیت" کی دلدادہ اور اسی کی کشتہ تیار ہو رہی ہے۔

لباس دیکھئے تو مسلم و کافر کی پہچان مشکل۔ نام معلوم کر کے کچھ اندازہ ہو جاتا تھا کہ انگریزی ملبوس میں کون "بزرگ" پنہاں ہیں۔ مگر اب تو عیسائی و مرزائی بھی مسلمانوں سے ملتے جلتے نام رکھتے ہیں۔ یہ امتیاز بھی ختم۔

ہماری عدالتوں میں جو قانون رائج ہے وہ الا ماشاء اللہ انگریزی۔ ۲۵ سال گذار دیئے۔ مگر مسلم قوم کو کافرانہ قوانین کے تحت اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے ہوئے غیرت محسوس نہ ہوئی۔ آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل شدہ اللہ تعالیٰ کا آخری قانون قرآن مجید اور اس کی مستند تشریحات حدیث و آثار کی شکل میں موجود ہیں مگر ہمارے فیصلے خدا کے باغی اور گمراہ لوگوں کے تیار کردہ قوانین کے تحت عمل میں آتے ہیں۔ آزاد مسلم قوم کے لئے اس سے بڑی شرمناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

سیاست کی ساری گاڑی قدم بقدم "انگریزیت" کے طور طریق پر گامزن ہے۔ وہی آداب، وہی شرائط وہی ڈھانچے، وہی رنگ ڈھنگ۔ "انگریزیت" کے زیر اثر سیاست کے معنی ہی مکاری، دھوکہ دہی، بدعہدی اور جوڑ توڑ کے ہو کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ ہمارے دین نے ملکی انتظام کو سیاست قرار دیا ہے۔ بنیادی طور پر اصول بتا دیا کہ مسلمان جو بھی کام شرعی حدود میں اور رضا الٰہی کے لئے کرے گا وہ عبادت شمار ہو گا۔ اس طرح ہم اپنی چال ڈھال، نشست و برخاست، میل جول، تجارت زراعت، ملازمت وغیرہ کے ساتھ ساتھ سیاست کو بھی "عبادت" میں بدل سکتے ہیں۔ مگر برا ہو اس "انگریزیت" کا جس نے ہمیں "عبادت" کے مقام سے گھسیٹ کر "شیطانیت" کی راہ پر لا کھڑا کیا۔ انگریزی سیاست کے مروجہ اور مسلمہ اصولوں کے مطابق سب سے بڑا اصول "بے اصولی" ہے۔ انگریزی سیاست پر کاربند شخص بے اصول ہو گا کسی قاعدہ، ضابطہ کا پابند نہیں ہو گا۔ اپنے مفاد، حالات اور مرضی کے مطابق جب چاہے گا جناب "اصول" کا گلا گھونٹ ڈالے گا اور اس "قتل ناحق" پر شرمانے کی بجائے فخریہ مسکرائے گا — انگریزی سیاست کا ایک اہم "اصول" "بے اصولی" یہ ہے کہ مخالف کے خلاف اس قدر جھوٹا پروپیگنڈا کرو کہ سننے والوں کو سچ معلوم ہونے لگے۔ بھلا یہ نامعقول حرکت خدا اور رسول پر ایمان رکھنے والا اور آخرت میں جوابدہی کا عقیدہ رکھنے والا کیسے اختیار کر سکے گا۔ ظاہر ہے کہ اس شیطانی حرکت کے مرتکبین انگریزی سیاست میں یقیناً ماہر شمار ہوں گے۔ مگر ایمان و نجات سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ یہ لطیفے اسی کافرانہ سیاست کے نتائج ہیں کہ لیڈر بلند بانگ دعوے کرتے ہیں اور کامیابی کے بعد جب ایفاء عہد کے لئے کہا جائے تو پوری بے شرمی کے ساتھ مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "صوفی صاحب! وہ تو سیاسی وعدے تھے"۔ لاحول ولا قوۃ۔

ضلع رحیم یار خاں میں ایک واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک انگریزیت زدہ سیاسی لیڈر حلف اٹھانے کے بڑے عادی تھے۔ مجمع عام میں بات بات پر قرآن مجید ہاتھ میں لے کر یا سر پر رکھ کر دل ہلا دینے والی قسمیں کھا جایا کرتے تھے۔ مگر کامیابی کے بعد ایک بھی حلف پر پورے نہ اترے۔ کسی خیر خواہ نے پوچھا۔ حضرت! بڑی جرأت ہے کہ آپ کتابِ مقدس کا استحصال فرماتے ہوئے نہیں جھجکتے"۔ ہنس کر فرمانے لگے۔ "ملا جی! غلاف میں لپٹی ہوئی جس کتاب پر میں بے دھڑک اور ٹھوک بجا کے حلف لیتا ہوں۔ وہ قرآن مجید نہیں بلکہ انگریزی ڈکشنری ہوتی ہے۔ حلف وغیرہ کا ڈھونگ تو عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے رچانا پڑتا ہے"۔

تو حضرات! یہ ہے انگریزیت کی ستم رانی، اس ظالم نے ہمارے کسی شعبہ کو بھی "مرتد" کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ اگر ہم چند منٹ بھی تنہائی میں بیٹھ کر اور اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ایمانداری سے غور کریں گے، تو یقیناً چیخ اٹھیں گے کہ ہم "اجتماعی ارتداد" کے جرم عظیم میں مبتلا ہیں۔ انتہا یہ کہ احساسِ زیاں تک نہیں۔ غیر ملکی کافر و غاصب انگریز کی بچھائی ہوئی لائن پر ہم سرپٹ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارا حلیہ بدل چکا ہے۔ ہم

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ایک حقیقت ◎ جس کے اعتراف کے لئے مومنانہ جرأت درکار ہے

از
مولانا بشیر حامد حصاری

مرزائی گروہ، عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ اور پارسی وغیرہ گروہوں کے مانند اپنا ایک علیحدہ دین اور مذہب رکھتا ہے۔ اور جس طرح ان گروہوں کا اسلام یا ملت اسلامیہ سے کوئی رشتہ و تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح مرزائیوں کا بھی اسلام یا ملتِ اسلامیہ سے کوئی سا رشتہ و تعلق نہیں ہے۔ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ عیسائی غیر مسلم ہیں یا یہودی، ہندو اور سکھ غیر مسلم ہیں تو یہ کہتے وقت ہمارا مقصد عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور سکھوں کو گالی دینا یا ان کی توہین کرنا نہیں ہوتا۔ اور یہ مقصد بھی نہیں کہ ہم کسی غلط مذہبی تعصب میں مبتلا ہیں۔ لہٰذا دوسروں پر "غیر مسلم" کی پھبتی کس کر اپنے اس جذبۂ تعصب کو تسکین دینا چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس کا مطلب اس حقیقت کا اظہار رہتا ہے کہ یہ گروہ ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہیں اور ہر گروہ اسلام سے مغائر اپنا دین و مذہب رکھتا ہے۔ اس حقیقت کے اظہار سے کسی گروہ کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر گروہ نے اس حقیقت کو نصب العین اور مقصد حیات قرار دے کر خود اپنایا ہے۔ کیونکہ ان کے قومی تشخص کا انحصار اسی پر ہے اور ان کے معاشرتی تہذیبی حقوق کا تعین و تحفظ اس کے بغیر ناممکن ہے

ٹھیک یہی معاملہ مرزائی گروہ کا بھی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے (جن کی طرف منسوب ہو کر یہ گروہ خود کو احمدی کہتا ہے) اپنے پیروؤں کا نام "احمدی" اس غرض سے رکھا تھا کہ اس نام کے ذریعہ ملتِ اسلامیہ اور اپنے مذہبی گروہ کے مابین امتیازی لائن کھینچ دی جائے تاکہ آئندہ کوئی شخص مسلمانوں اور احمدیوں کے درمیان علاقائی رسوم و رواج میں مماثلت اور زبان و لباس کے اشتراک سے احمدیوں کو مسلمان سمجھنے کی غلطی نہ کرے پھر انہوں نے زوردار استدلال سے اس حقیقت کو مبرہن کیا کہ "احمدی" مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ مسلمانوں سے علیحدہ ایک مستقل امت ہیں۔ اس سے بھی ایک قدم آگے مرزا صاحب آنجہانی نے عملاً اس بات کا پورا اہتمام کیا کہ احمدیوں کی معاشرت کو مسلمانوں کی معاشرت سے کلیتہً جدا کر لیا جائے۔ اور اس بارے میں انہوں نے یہاں تک احتیاط کی کہ اپنی شریعت میں ایک "احمدی" کے لئے کسی مسلمان بچے کے جنازے میں شرکت تک کو ناجائز قرار دے دیا۔

یہ تفریق و مغائرت چونکہ مرزا قادیانی نے ایک مدعی نبوت کی حیثیت سے کی لہٰذا اس کی حیثیت ان کی شریعت کے جزو اور اصول دین کی ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات کے بعد بھی "احمدی امت" اپنی شریعت کے اس اصول پر کاربند رہی۔ کیونکہ یہ حکم اور فیصلہ اس شخص کا تھا، جس کو وہ نبی مان کر اس پر ایمان لائے تھے۔ اور بدیہی بات ہے کہ نبی کے حکم کو کوئی امتی نہ بدل سکتا ہے نہ منسوخ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مرزا آنجہانی کے جانشین بھی اسی اصول کے داعی و مبلغ رہے۔

مرزا آنجہانی کو اس تفریق کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ یہ کوئی نظری مسئلہ نہیں ہے۔ جس کی وضاحت منطقی دلائل کی محتاج ہو۔ سیدھی سی بات ہے کہ وہ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے۔ اور وہ اتنے بھولے یا سیدھے سادے نہ تھے کہ اتنی سی بات بھی نہ سمجھتے ہوں کہ نبی کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان کیا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات کو بخوبی سمجھتے تھے کہ جب تک وہ اپنے لئے ایک مستقل امت کا انتظام نہیں کر پاتے۔ تب تک ان کا دعویٰ نبوت بے معنی رہیگا اور بار آور نہیں ہو سکے گا۔ وہ اس بدیہی حقیقت کو بھی جانتے تھے کہ کسی نبی کو ماننے والے آپ سے آپ ایک ایسی امت قرار پا جاتے ہیں کہ جن کے اور پوری دنیا کے درمیان کلی مغائرت قائم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے نہ ماننے والے سب مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا۔ یہ درست ہے کہ اپنے مخالفوں کو غلیظ گالیاں دینا ان کی ایک اخلاقی کمزوری تھی۔ لیکن ان کا مسلمانوں کو کافر و جہنمی قرار دینا یہ گالی نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے لازمی نتیجے کا اعلان و اظہار تھا۔

دوسری طرف مسلمانوں نے جن کا ایمان یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت جھوٹا ہے افتراء پرداز ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے دعویٰ نبوت پر غیر مسلم قرار دیا۔ جس طرح غلام احمد قادیانی کا اپنے دعوے کی رو سے تمام مسلمانوں کو کافر کہنا کسی مذہبی تعصب کے پس منظر میں جذبۂ سب وشتم کی تسکین کے پیش نظر نہیں تھا بالکل اسی طرح مسلمانوں کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت (احمدی گروہ) کو دائرہ اسلام سے خارج جان کر انہیں کافر اور غیر مسلم قرار دینا کسی لحاظ سے بھی مذہبی تعصب یا مذہبی تنگ نظری کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ ان کے ایمان کا ایسا ہی لازمی تقاضا ہے جیسا مرزا آنجہانی کے دعوے کا لازمی تقاضا تمام مسلمانان عالم کو کافر کہنا تھا۔ یہ کسی جھگڑے یا نزاع کی بات نہیں نہ فقہی جزئیات کے سلسلہ کی کوئی چیز ہے کہ بحث و تمحیص کی ژولیدگی کے باعث جس کا فہم و شعور کی گرفت میں آنا مشکل ہو، بلکہ نہایت سیدھی سادی ایک اصولی بات ہے۔ جسے سمجھنے کے لئے محقق اور فلسفی ہونا ضروری نہیں، معمولی سمجھ بوجھ کا انسان بھی اس بدیہی حقیقت کو نہایت آسانی سے سمجھ جائے گا کہ ایک طرف تمام مسلمانانِ عالم بلا کسی ادنیٰ اختلاف کے یک زبان ہو کر یہ کہتے ہیں کہ جو اسلام ہمارا دین ہے مرزا غلام احمد اور اس کا گروہ اس اسلام سے خارج ہیں اور اس کی رو سے یہ غیر مسلم ہیں۔ دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار یہ کہتے ہیں کہ تمام مسلمان جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے وہ کافر اور جہنمی ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں اور احمدیوں کے مابین بجز مغائرت و بیگانگی کوئی دوسری قدر مشترک دریافت نہیں کی جا سکتی۔ ایسے میں تو دونوں فریقوں (مسلمانوں اور احمدیوں) کے مابین اگر تعلق کی کوئی نوعیت دائرۂ امکان میں آ سکتی ہے تو وہی ہے جو عملاً قائم بھی ہے۔ بلکہ پہلے ہی دن قائم ہو گئی تھی یعنی کفرنا بکم بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابداً (الآیتہ) (ہم تمہارے دین کے منکر ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے) اس کے باوجود اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ دونوں فریق ایک ہی دین کے پیروکار ہیں اور ایک ہی ملت سے منسلک ہیں، ان دونوں کے درمیان بنیادی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے تو اس کی سمجھ قابل داد ہے۔

ایک اجنبی کے بارے میں کسی گھر کے تمام چھوٹے بڑے افراد یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کچھ نہیں لگتا اور ان کی پوری برادری ہم زبان ہو کر کہتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ان کا کچھ نہیں لگتا۔ ہم راجپوت برادری ہیں اور یہ صاحب شیخ برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اجنبی بھی کہتا ہے کہ ان لوگوں سے میرا کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے۔ میں شیخ برادری کا فرد ہوں اور یہ لوگ راجپوت برادری والے ہیں۔ یہ سارا واقعہ سن کر اگر کوئی شخص اس اجنبی کو صاحب خانہ کا حقیقی بیٹا قرار دیتا ہے تو اس کے فہم و دانش کا ماتم ہی کیا جائے گا — ہم فرض کر لیتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمان مذہبی تعصب کا شکار تھے اور اس کے بعد پاکستان کے مسلمان بھی انہی کے طرز پر تعصب زدہ ہیں۔ لیکن کیا مصر و شام، حجاز و یمن، عراق و لبنان، مراکش و لیبیا، الجزائر و تونس ایران و ترکی، کویت و عدن، انڈونیشیا و افغانستان سوڈان و نائیجیریا، غرض تمام مسلم ممالک کو یہ تعصب کی چھوت کس نے لگا دی کہ ہر ایک ملک نے اسلام یا ملتِ اسلامیہ سے "احمدیوں" کا تعلق ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر غیر مسلم گروہوں کی طرح اسلام سے خارج ایک غیر مسلم گروہ ہی قرار دیا

(باقی صـ ۱۴ پر)

عوام کی بکھری قوتوں کو مجتمع کر کے اسلام کی ترویج کیلئے کام کیا جائے

(مولانا عبداللطیف)

کارروائی اجلاس عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات

مورخہ ۱۶ مئی - جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات کی ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس کوٹلہ ارب علی خاں زیر صدارت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی منعقد ہوا جس میں ضلع گجرات کی شاخوں کے نمایندوں نے شرکت کی۔ قاری محمد اختر صاحب کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل فتنوں کا دور دورہ ہے۔ اس وقت دین کی محنت کی سخت ضرورت ہے - اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کی بکھری قوتوں کو مجتمع کر کے اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے کام کیا جائے۔ ابتداء اسلام بھی چند نفوس قدسیہ سے ہوئی۔ لیکن اُن نفوس قدسیہ کی محنت و اخلاص سے اسلام دنیا کے کونے کونے تک پھیل گیا۔ آج بھی ہم اگر اسلام کی نصرت و اشاعت میں لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ کی امداد شامل حال ہوگی۔

اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلا اجلاس گجرات میں ہوا تھا۔ جس میں ضلعی انتخاب ہوا تھا۔ یہ اجلاس اس لئے بلایا گیا ہے تاکہ ضلعی مجلس عمومی کے لئے ارکان نامزد کئے جائیں۔

چنانچہ ضلعی مجلس عمومی کے لئے ارکان کا چناؤ ہوا - اور امیر ضلع کو اختیار دیا گیا کہ وہ ان منتخب شدہ ارکان سے ضلعی مجلس شوریٰ ضلعی مجلس عاملہ اور صوبائی مجلس عمومی کے لئے ارکان منتخب فرمائیں۔

دوسرا یہ طے پایا کہ چونکہ حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب گورنمنٹ سروس میں چلے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ضلعی امارت کے فرائض انجام نہیں دے سکتے۔ اس لئے امیر کا انتخاب ضروری ہے - اجلاس میں متفقہ طور پر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی کو امیر ضلع منتخب کیا گیا۔ اس ردوبدل کی وجہ سے قاری محمد اختر صاحب کو نائب صدر ۲ اور مولانا قاری غلام رسول صاحب کوٹلہ ارب علی خاں کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

اجلاس میں ہنگامی طور پر جمعیۃ کے اخراجات کے مبلغ ۲۱۵/- روپے چندہ ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ آیندہ ہر ماہ مبلغ ۵/- روپے ہر شاخ امداد کیا کرے۔

آخر میں چند قرارداد یں متفقہ طور پر پاس ہوئیں :-

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات کا یہ اجلاس ارکان اسمبلی آزاد کشمیر و سردار عبدالقیوم کو خصوصاً مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت اور آزاد کشمیر میں مرزائیت کی تبلیغ کو ممنوع قرار دے کر مسلمانوں کی سالہاسال کی پرانی آرزو پوری کر دی ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں مکمل اسلام کا عادلانہ اور جامع نظام کا نفاذ کیا جائے کیونکہ قرآن و سنت کا نظام ہی ہمارے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور اسلامی نظام ہی سے ملک کے اندر استحکام اور سالمیت پیدا ہو سکتی ہے۔

(۳) یہ اجلاس لیبیا کے کرنل قذافی کو ان کے عظیم کارناموں آئین اسلامی کا نفاذ اور شراب و رقص و سرود منحاشی پر مکمل پابندی اور اسرائیل و بھارت کے مقابلہ میں پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کی بھرپور امداد کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۴) یہ اجلاس الحاج راجہ محمد شریف صاحب کے والد مرحوم اور صوفی نصیر احمد صاحب کوٹلہ ارب علی خاں کے بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم کے انتقال پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان و لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس متحدہ جمہوری محاذ کے لیڈروں کی گرفتاری پر اظہار افسوس کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو رہا کرے۔

(۶) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ کمر توڑ گرانی کا فوری طور پر انسداد کر کے غریبوں کی زندگی کو مزید استحصال سے جلد نجات دے۔

صوبہ سرحد میں شراب کے پرمٹ دینے کا حکم واپس لیا جائے

مولانا قاضی عبدالکریم نائب امیر صوبائی جمعیۃ کا مطالبہ

شراب ام الخبائث ہے تمام پلیدیوں کی جڑ ہے۔ احکم الحاکمین نے قرآن مجید میں صاف اور واضح طور پر اسے رجس قرار دیا ہے - دنیا میں فسادات اور ملکوں کی تباہی میں شراب نوشی کو بہت بڑا دخل ہے۔ مشرقی پاکستان کا سقوط ایک شرابی صدر کا ناقابل معافی جرم ہے مفتی محمود ایک متبحر عالم ذکی سیاستدان، شیخ الطریقت اور شیخ الحدیث ہونے کے باوجود اپنے ان مخالفین کی نظر میں جو کل تک ان کی ٹیم کے زبردست کھلاڑی تھے۔ مجسمہ خرابی اور بہت بری شخصیت سہی۔ مگر انہوں نے اپنی تمام "برائیوں" کے باوجود سب کو معلوم ہے کہ اس رجس اور مردار شراب پر بڑی حد تک پابندی لگا دی تھی - شرابیوں کا اس زمانہ میں مفتی محمود کو گالیاں دینا ہی اس امر کا ثبوت تھا کہ انہوں نے ایک نیک کام کیا ہے۔

گورنر سرحد پچھلے دنوں جنوبی اضلاع کے دورے پر تشریف لائے۔ باقی اضلاع کا تو علم نہیں۔ مگر ہمارے ضلع یا کم از کم ٹانک اور کلاچی میں انہوں نے جو کچھ فرمایا اس کا زیادہ تر تعلق اگرچہ نہ صرف مفتی محمود صاحب بلکہ مجموعی طور پر علماء کی توہین اور تذلیل سے تھا۔ لیکن ہم نے نئی حکومت کی اس اشتعال انگیزی پر کچھ بھی حرف شکایت کو زبان پر لانا مناسب نہیں سمجھا۔ ہمارے محترم گورنر صاحب اور مفتی حکومت کے سابق اسپیکر صاحب کو اگر علماء کے خلاف کچھ فرمانے میں مزہ آتا ہے تو وہ خوشی سے یہ شوق پورا فرماتے رہیں۔ ہم اس معاملہ میں حائل ہونے کا کوئی شوق نہیں رکھتے۔ مگر شراب پر لگی ہوئی پابندی ہٹا دینا اور اخبار "جنگ" پنڈی مورخہ ۵ مئی ۷۳ کے مطابق مختلف ہوٹلوں اور کلبوں میں اس کی فروخت کی اجازت دے دینا ایک ایسا ناروا اقدام ہے۔ جو کھلے طور پر عذاب خداوندی کو دعوت دیتا ہے۔ گورنر سرحد کا مفتی صاحب کی دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھ جانا اور ام الخبائث تک کو گلے لگا لینا ایک ایسی ناجائز حرکت ہے جس پر مہر بلب رہنا اور احتجاج نہ کرنا یقیناً ہم صوبہ سرحد کے تمام باشندوں کے لئے عنداللہ باعث مواخذہ ہے - اور شیطان اخرس (گونگا شیطان) بننا ہے۔ اس لئے میں بحیثیت ایک مسلمان اور ایک عالم دین ہونے کے اس بیان کے ذریعہ گورنر سرحد کی اس ناروا اجازت پر زبردست احتجاج کرتا ہوں اور صوبہ ... کے سب سے بڑے ذمہ دار حاکم وزیر اعلیٰ جناب سردار حاجی عنایت اللہ خاں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ گورنر کی اس ناروا اجازت میں مداخلت فرمائیں اور کسی کی ناراضگی کی پروا کئے بغیر حبیب کبریا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان کا ادب و احترام کرائیں۔ جنہوں نے ... ان الخمر قد حرمت (سُن لو شراب حرام کر دی گئی ہے) کی منادی کرا کر مدینہ پاک کی گلیوں اور کوچوں میں شراب کو بہا کر ضائع فرما دیا تھا

سے رعما سے ڈر تو نہ ایران کے کج کلاہ سے ڈر
نبی کی غصہ میں ڈوبی ہوئی نگاہ سے ڈر

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

پاکستان کا وجود اسلام کی ضمانت سے حاصل ہوا اور اسلام ہی سے قائم رہ سکتا ہے ۔ (مولانا عبدالحکیم)

مانسہرہ ۱۴ ارمئی ۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ مولانا عبدالحکیم صاحب ممبر قومی اسمبلی نے ضلع ہزارہ کا طوفانی دورہ کیا ۔ اس دورہ میں انہوں نے ہری پور ، ایبٹ آباد ، مانسہرہ ، اوگی ، دلبوڑی اور ٹکری خیر آباد ، کوزہ بانڈہ کے مقامات پر کارکنان جمعیۃ کے اجتماعات سے خطاب کیا ۔ بمقام دلبوڑی وادی اگرور میں اجتماع عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی دینی قوت کو منظم کریں تاکہ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا وہ مقصد پورا ہو سکے ۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کیا کہ ۲۵ سال گذرنے کے باوجود پاکستان میں اسلامی اقدار اخلاق اور نظریات کی تعمیر اور فروغ کے لئے کوئی کام نہیں کیا گیا ۔

اوگی میں حاجی فضل الرحمٰن شاہ اور سید سعادت شاہ صاحبان کے ہاں کارکنان جمعیۃ اور معززین علاقہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام صرف سیاسی جماعت نہیں ہے بلکہ نبوی سیاست اور دینی قیادت پر مشتمل جماعت ہے جو دین اور دنیا کی رہنمائی کرتی ہے اور کرتی رہے گی ۔ خیر آباد کے مقام پر کارکنان جمعیۃ اور علاقہ کے دکانداروں نے عصرانہ دیا ۔ اس موقعہ پر علاقہ کے عوام نے ڈاک خانہ ، ڈسپنسری نہ ہونے کی وجہ سے عوام کی تکالیف کا ذکر کیا ۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی یہ تکالیف دور کی جائیں اگرچہ یہ سب کام صوبائی اسمبلی کے منتخب ممبروں کے کرنے کے ہیں ۔ ٹکری شہر میں ۱۲ ارمئی ٹکری کی جمعیۃ کی جنرل کونسل سے بعد نماز عصر آپ نے خطاب کیا ۔ آئین سازی میں جمعیۃ علماء اسلام کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا کہ جمعیۃ کے پارلیمانی رہنماؤں نے باوجود تعداد میں تھوڑے ہونے کے اسلامی باتیں شامل کرائی ہیں ۔ اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا ۔ مسلمان کی تعریف صدر اور وزیر اعظم کے حلف میں ختم نبوت پر ایمان کا اقرار اسلامی کونسل کی تشکیل اور دوسری بہت سی ترمیمات قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود اور بابائے جمعیۃ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جمعیۃ کے قومی اسمبلی کے ممبروں کی محنت سے منظور کی گئی ہیں ۔ تحصیل بٹگرام کے دو دن کے تنظیمی دورے کے بعد آپ نے مانسہرہ اور منڈھار عطر شیشہ میں جمعیۃ کے عہدہ داروں سے جماعتی تنظیم کے علاوہ ضلع کے عوام کے مسائل اور تکالیف کے بارے میں بات چیت کی اس موقعہ پر ڈپو ہولڈر ایسوسی ایشن کے وفد نے مولانا سے ملاقات کی ۔ وفد نے ملوں سے وقت پر آٹا سپلائی نہ کرنے کی شکایت کی ۔ ڈپو ہولڈر ایسوسی ایشن کے صدر نے بتایا کہ فلور ملز ڈپو ہولڈران کو عظیم نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے ۔ اس کے علاوہ صارفین اور عوام کو وقت پر آٹا نہیں ملتا ۔ نیز ملوں کے مالک خالص آٹا بلیک کرتے ہیں ۔ عوام کے ایک وفد نے واپڈا بجلی والوں کی شکایت کی کہ عرصہ دراز سے بعض مقامات پر میٹر دے کر کنکشن نہیں دے رہے اور بعض دیہات میں سینکڑوں کی تعداد میں میٹر منظور ہو گئے ہیں ۔ لوگوں نے بجلی کی فٹنگ بھی کرا دی ہے مگر میٹر سپلائی نہیں کئے جا رہے ۔

ایبٹ آباد میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں جمعیۃ کے کارکنوں کا اجتماع ہوا جس میں آزاد کشمیر اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس کرنے پر صدر آزاد کشمیر اور ممبران اسمبلی کو مبارکباد پیش کی گئی قومی اسمبلی پاکستان اور صدر پاکستان سے بھی مطالبہ کیا کہ نظریہ پاکستان کے تحفظ کی خاطر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کریں ۔ ضلع ہزارہ کے ہر مقام پر عوام نے خان قیوم خاں کے موجودہ طرز عمل کی پر زور مذمت کی اور آزاد کشمیر کے صدر اور ممبران اسمبلی کو مبارکباد دی ۔ ضلع کے اس طوفانی دورے میں امیر ضلع نے جماعتی کارکنوں کو جماعتی ڈسپلن تنظیم کی طرف توجہ دلائی اور عوام کے مسائل میں دلچسپی لیکر انہیں حل کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے ان اجتماعات میں افسران ضلع اور حکومت سے مطالبہ کیا ۔ ۔ کہ عوام کی ان تکالیف کو فوراً دور کیا جائے ۔ خصوصاً آٹے کی ناقص قسم کی سپلائی کی بد انتظامی کو فوراً ختم کرنا ضروری ہے ۔ خراب آٹے کی وجہ سے بیسیوں قسم کی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ وہ ڈی سی ہزارہ اور دوسرے افسران سے مل رہے ہیں ۔ آپ نے تمام تحصیلوں کے صدر اور سیکرٹری صاحبان سے اپنی تحصیل کی سطح کی تنظیم کو فعال بنانے کے لئے کہا ہے ۔

جمعیۃ علماء اسلام شورکوٹ روڈ کے مطالبات

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شورکوٹ روڈ نے جامع مسجد

گڑھا چنیوٹ کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں لینے اور مولانا منظور احمد صاحب کو برطرف کرنے کے اقدام کو سیاسی انتقام اور قادیانی گروہ کی سازش قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ یہ اقدام فی الفور واپس لیا جائے اور ربوہ کے آمدنی والے اوقاف کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں دیا جائے ۔

جمعیۃ نے سرحد و بلوچستان میں جمہوری حکومتیں بحال کرنے اور مہنگائی الاؤنس پر کنٹرول کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے ۔

صوبہ سرحد میں شراب نوشی کی اجازت پر احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم مولانا رشید احمد ارشد نے حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ وہ علماء گرفتاریوں کے ذریعہ سیاسی آزادی کو ختم نہ کریں اور جن سیاسی قیدیوں کو اب تک گرفتار کیا گیا ہے ۔ ان کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے ۔

آپ نے لیبیا کے صدر قذافی کے تختہ الٹنے کی سازش ناکام ہو جانے پر صدر قذافی کو مبارکباد دی اور اسلام کے ہیرو کو پامردی اور ثابت قدمی سے اسلام کی خدمت کرنے اور مسلمانوں کو ایک کرنے کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا اور صدر قذافی سے امید کی کہ مغرب کی مکروہ سازشوں اور ناکام کوششوں سے ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئے گی اور جواں سال مجاہد اپنی ہمت سے مستقبل کی طرف رواں دواں رہیں گے ۔

انہوں نے حکومت صوبہ سرحد کے اس خلاف اسلام رویہ پر زبردست افسوس کا اظہار کیا ۔ جس میں انہوں نے شراب پر سے لگائی گئی مولانا مفتی محمود کی پابندی کو جزوی طور پر اٹھانا شروع کر دیا ہے ۔ سرحد گورنر سے پر زور مطالبہ کیا کہ اسلامی احکام تو کم از کم آپ کا بھی فرض ہے کہ نافذ کریں اور ناعذ العمل رہنے دیں ۔

جمعیۃ کے ضلعی ناظم نے عوامی حکومت سے عوام کش گرانی کے انسداد اور کھوکھلے نعروں کی بجائے عوام کو ضروریات زندگی سستے داموں فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ۔

جمعیۃ تحصیل ڈیرہ غازیخاں کا انتخاب

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ڈیرہ غازیخاں کا انتخابی اجلاس دفتر جمعیۃ نزد مدرسہ قاسم العلوم زیر صدارت مولانا غلام محمد صاحب چشتی منعقد ہوا ۔ جس میں درج ذیل حضرات کثرت رائے سے منتخب ہوئے ۔

امیر مولانا عبدالاحد صاحب ڈیرہ غازیخاں ۔ نائب امیر اصوفی غلام محمد شادن لنڈ ۔ نائب امیر ۲ مولوی عبدالغفور سمینہ ۔ جنرل سیکرٹری شاہ محمد خاں ترابی ۔ جائنٹ سیکرٹری حافظ عبدالکریم صاحب پیر عادل ۔ سالار مولوی احمد خاں بلوچ ۔

زندہ باد راہنمایان جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان

صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان کے امیر اور بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر مولانا شمس الدین صاحب سابق صوبائی وزیر مولانا صالح محمد صاحب اور ممبر قومی اسمبلی مولانا عبدالحق صاحب کو خصوصی دعوت پر راولپنڈی طلب کیا۔ تینوں اصحاب نے جمعیتہ اور نیپ کے احباب سے مشورہ کر کے دعوت قبول کی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ سے تفصیلی بات چیت کے بعد راولپنڈی پہنچے: وہاں صدر مملکت اور ان کے خصوصی معاون جناب رفیع رضا کے ساتھ ان کے مذاکرات ہوئے۔ مولانا صالح محمد صاحب کے ایک بیان کے مطابق ان مذاکرات میں انہیں مرکزی اور صوبائی وزارتوں کی پیشکش کرتے ہوئے ان سے کہا گیا کہ وہ نئی حکومت سے تعاون کریں۔ مگر جمعیتہ کے ان غیور راہنماؤں نے اس پیشکش کو ٹھکرا کر جمعیتہ کی اصول پرستی پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور ایک بار پھر ایوان اقتدار پر واضح کر دیا کہ حق پرستوں کو کوئی لالچ اور کوئی خوف راہ حق سے نہیں ہٹا سکتا۔

جمعیتہ کے ان راہنماؤں نے صدر مملکت اور ان کے معاون پر یہ بات پوری طرح عیاں کر دی کہ بلوچستان میں سردار عطاء اللہ خاں مینگل کی وزارت کی برطرفی غیر آئینی تھی۔ اس لئے اس کی بحالی ضروری ہے اور نئی حکومت اقلیتی گروپ کی نمائندہ اور غیر جمہوری ہے۔ اس لئے اس سے تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یکم جون کو یوم احتجاج منایا جائے

جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مفتی عبدالواحد صاحب نے ملک بھر میں جمعیتہ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ بلوچستان میں وحشیانہ فوجی کارروائی، اشیاء صرف کی ہوش ربا گرانی اور آزاد کشمیر کی جمہوری حکومت کے خلاف مرکزی وزارت امور کشمیر کی افسوسناک ریشہ دوانیوں کے خلاف یکم جون بروز جمعۃ المبارک یوم احتجاج منایا جائے۔ اس موقع پر قانون اور آئین کے اندر رہتے ہوئے ظلم و تشدد کے خلاف آواز بلند کریں۔

(۱) خطباء کرام جمعۃ المبارک کے خطبات میں ان اہم قومی مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

(۲) قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے عام اجتماعات منعقد کئے جائیں۔ اور ان مسائل کے بارہ میں عوام کو جمعیتہ کے موقف سے آگاہ کیا جائے۔

(۳) مرکزی حکومت کو تاریں روانہ کی جائیں کہ وہ بلوچستان سے فوج واپس بلائے اور آزاد کشمیر کی حکومت کے خلاف مرکزی وزارت امور کشمیر کی مداخلت کو ختم کرائے۔

آپ نے ایک بیان میں کہا کہ بلوچستان کی آئینی و جمہوری حکومت کو غیر جمہوری طور پر برطرف کرنے کے بعد سے اب تک مسلسل اس بات کی کوشش کی جاتی رہی ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے ارکان کو لالچ اور خوف کے ذریعہ توڑ کر مصنوعی اکثریتی پارٹی بنائی جائے۔ مگر اس میں ناکامی کے بعد ۹ ارکان پر مشتمل اقلیتی گروپ کو مسلط کر دیا گیا لیکن یہ اقلیتی حکومت بھی ارکان اسمبلی کو خریدنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اب بگٹی سرکار کو تحفظ دینے کی خاطر فوجی مداخلت کی گئی ہے جو سراسر ظلم ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بگٹی صاحب کو فی الفور برطرف کیا جائے، فوج واپس بلائی جائے اور نیپ جمعیتہ کے اکثریتی پارلیمانی گروپ کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے۔

آپ نے کہا۔ سرحد و بلوچستان کی آئینی حکومتوں کو ہڑپ کرنے کے بعد اب مرکزی وزیر داخلہ اور ان کے حواریوں نے آزاد کشمیر کی جمہوری حکومت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دی ہیں اور آزاد کشمیر کے غیور صدر کو اس بات کی سزا دی جا رہی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کا تحفظ کرتے ہوئے ختم نبوت کے دشمن مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ارتداد کی تبلیغ کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔

آپ نے کہا قرارداد ختم نبوت کی منظوری کے بعد سردار عبدالقیوم ملت اسلامیہ کی دینی غیرت کا مظہر بن چکے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی ملت اسلامیہ کی غیرت کے لئے چیلنج تصور کی جائے گی اور اگر اس قسم کا

(باقی صفحہ ۹ پر)

متحدہ جمہوری محاذ ضلع کوہاٹ کی قراردادیں

متحدہ جمہوری محاذ ضلع کوہاٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حاجی محمد ابراہیم پراچہ صاحب مورخہ ۱۶ مئی کو منعقد ہوا۔ متحدہ جمہوری محاذ میں شامل تمام جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ بعد از تلاوت ایجنڈا کے مطابق مندرجہ ذیل حضرات متعلقہ حلقوں کے کنوینر مقرر کئے گئے۔

(۱) جناب سر میر خاں ایڈووکیٹ	حلقہ تحصیل کرک
(۲) مولانا حبیب گل صاحب	حلقہ تحصیل ہنگو
(۳) مولانا محمد شریف صاحب	" " کوہاٹ
(۴) فضل کریم آصف ایڈووکیٹ	" کوہاٹ سٹی

کنوینر صاحبان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں متحدہ جمہوری محاذ کی شاخیں قائم کریں اور ان کی فہرستیں بعد تکمیل صدر ضلع کو روانہ کریں۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۱) متحدہ جمہوری محاذ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان کے غیر جمہوری اور آمرانہ رویہ پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور سارے پاکستان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو آزادی رائے اور پُرامن جدوجہد کا گلا گھونٹنے کے مترادف خیال کرتا ہے۔ نیز کراچی، لاہور اور دیگر مقامات پر محاذ کے جلسوں پر پابندی لگانے کو حکمران طبقہ کی بوکھلاہٹ اور بزدلی کی دلیل سمجھتا ہے۔ یہ اجلاس محاذ کے رہنماؤں کی گرفتاری کی مذمت کرتا ہے اور عزم کا پختہ اظہار کرتا ہے کہ ملکی سالمیت کے تحفظ اور اسلامی جمہوری دستور کے نفاذ کی جدوجہد ہر قیمت پر جاری رکھی جائے گی۔

(۲) یہ اجلاس صدر بھٹو سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کی آئین ساز اسمبلی کا منظور کردہ دستور فوراً نافذ کیا جائے۔

(۳) متحدہ جمہوری محاذ کا یہ اجلاس ملک میں ناقابل برداشت گرانی اور عوامی غنڈہ گردی پر اپنی تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اشیاء صرف کی قیمتوں میں کمی کی جائے اور بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کا سدباب کیا جائے۔ عوامی حکومت جس نے روٹی کپڑا، مکان فراہم کرنے کے وعدہ پر ووٹ حاصل کئے تھے۔ عوام کو روٹی کپڑا، مکان فراہم کر کے اپنا وعدہ پورا کرے۔

(۴) یہ اجلاس صوبہ سرحد میں شراب پر عائد شدہ پابندی ہٹانے کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ام الخبائث پر پابندیوں کو اور سخت کیا جائے

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جمہوری روایات

کے مطابق بلوچستان میں حکومت اکثریتی جماعت کے سپرد کی جائے اور اقلیتی حکومت فوری طور پر ختم کی جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام تحصیل ڈیرہ غازیخاں کی مجلس عاملہ کی اہم قراردادیں

گذشتہ روز جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ غازی خاں کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس دفتر جمعیتہ علماء اسلام زیر صدارت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیتہ منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

قرارداد نمبر ۱ میں آزاد کشمیر کے صدر اور آئین ساز اسمبلی کو مبارکباد پیش کی گئی کہ انہوں نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر اپنی ریاست میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مرزائی فرقہ ملتِ اسلامیہ کا دوست نما بین الاقوامی خطرناک دشمن ہے اور مرزائیوں کی سیاسی چالبازیوں سے مشرقی پاکستان الگ ہو گیا ہے۔ اور مغربی پاکستان میں بحران پیدا کرا کر اسے بھی ٹکڑے کرانا چاہتے ہیں قرارداد میں پاکستان کی آئین ساز اسمبلی سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بھی ملتِ اسلامیہ کے مارِ آستین قسم کے دشمن فرقہ کو اقلیت قرار دے کر ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر سخت پابندی عائد کرے اور انہیں کلیدی آسامیوں سے فی الفور الگ کیا جائے۔ تاکہ وہ بچے کھچے پاکستان کی سیاسی تقدیر سے کھیلنے کی کوشش نہ کر سکیں۔

قرارداد نمبر ۲ میں ڈیرہ غازیخاں میں نہری پانی کی کمی پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ ڈیرہ غازیخاں کو بھٹو حکومت سے پہلے کافی تعداد میں پانی دیا جاتا رہا۔ مگر بھٹو حکومت نے ڈیرہ غازی خاں کے پانی کے کوٹہ میں کمی کر کے ضلع کی آباد اراضیات کو ویران کر دیا ہے۔ قرارداد میں پانی کی کمی کو سیاسی انتقام اور ضلع کی معیشت کے لئے ایک سازش قرار دیا گیا۔

قرارداد نمبر ۳ میں کہا گیا ہے کہ ضلع کی ترقی کے منصوبے برائے نام ہیں بلکہ اسے جان بوجھ کر پسماندہ رکھا جا رہا ہے قرارداد میں ضلع کے صوبائی اسمبلی کے ممبران سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ صرف حکومت کی خوشنودی اور تنخواہوں کے مزے نہ لوٹتے رہیں بلکہ وہ اس پسماندہ ترین ضلع کی ترقی کے لئے میدان میں آئیں اور اس کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو انہیں خود بخود مستعفی ہو جانا چاہیئے تاکہ غربت کی چکی میں پسے ہوئے عوام اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے صحیح نمائندوں کا انتخاب کر سکیں۔

قرارداد نمبر ۴ میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کی ذرارتوں کو فی الفور توڑ دے۔ کیونکہ یہ وزارتیں غیر آئینی ہیں۔ اور غیر جمہوری ہیں۔

قرارداد میں جمہوری محاذ کے رہنماؤں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا کہ انہوں نے ۲۵ سالہ سرزمین بے آئین کو آئین دلایا ہے۔

سردار عبدالقیوم کیخلاف سازشیں برداشت نہیں کی جائینگی

(مولانا عبیداللہ انور

جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور نے آزاد کشمیر کی جمہوری حکومت کے خلاف مرکزی وزارت امور کشمیر کی مسلسل سازشوں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ مرکزی وزیر امور کشمیر کی صدارت میں آزاد کشمیر کے اپوزیشن لیڈروں کی کانفرنس میں قادیانیوں کے خلاف آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد پر غور و خوض کے بعد سردار عبدالقیوم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا نوٹس اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ مرکزی حکومت سردار صاحب کی جمہوری حکومت کو برطرف کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور اس کے لئے بہانے تلاش کر رہی ہے۔

آپ نے کہا، سردار عبدالقیوم کی جماعت کے ارکانِ اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کا درجہ دے کر کوئی جرم نہیں کیا بلکہ پاکستان اور کشمیر کے تمام مسلمانوں کے دینی جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے اور اب اس معاملہ میں سردار صاحب اور ان کی جماعت تنہا نہیں بلکہ ملک کی تمام دینی جماعتیں اور کروڑوں مسلمان عوام ان کی پشت پر ہیں۔ اس لئے مرکزی حکومت کو اس بارہ میں کوئی قدم اٹھانے سے قبل سوچ لینا چاہیئے ورنہ نتائج کی ذمہ داری مرکزی وزیر امور کشمیر پر ہوگی۔ آپ نے کہا کہ میں واضح الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت سردار عبدالقیوم کے خلاف کوئی کارروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اور اگر مرکزی وزیر امور کشمیر نے اس نوعیت کی کوئی حماقت کی تو حالات انتہائی سنگین صورت اختیار کر جائیں گے۔

---

۴۴ احمقانہ اقدام کیا گیا تو اس کے تمام تر نتائج مرکزی وزیر امور کشمیر اور مرکزی حکومت پر ہوگی۔

آپ نے کہا۔ اسی طرح ملک میں اشیاء صرف کی ہوشربا گرانی کا مسئلہ بھی نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ سمگلنگ، چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کے باعث اشیاء صرف کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ غریب آدمی کے لئے مشکلات میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر حکومت سمگلنگ، چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی پر قابو پانے کی بجائے خالی خولی نعروں اور طفل تسلیوں پر عوام کو ٹرخا رہی ہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان عوام دشمن عناصر کا سختی سے محاسبہ کرے۔ جن کی ملک دشمن سرگرمیوں کے باعث اشیاء صرف کی قیمتیں عوام کی قوت خرید کے لئے چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں

بقیہ اداریہ

دگرگوں ہوتے جا رہے ہیں۔

ہم مرکزی حکومت سے صرف اتنی گذارش کریں گے کہ خدا کے لئے ایک نواب کی کرسی کو بچانے کے لئے پورے ملک کو داؤ پر نہ لگائیں بیرونی طاقتیں پاکستان کو ختم کرنے کے لئے گھات میں بیٹھی ہیں۔ انہیں بہانہ فراہم نہ کریں۔ اکبر بگٹی کا اقتدار ملک کے وجود و سلامتی سے زیادہ اہم نہیں۔ بلوچستان میں اکثریتی حکومت کا قیام ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ اور سیاسی مسئلہ کو فوج کے ذریعہ حل کرنے کا انجام آپ مشرقی پاکستان میں دیکھ چکے ہیں۔

بلوچستان کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ وہاں سے فوج واپس بلائی جائے بگٹی صاحب کو رخصت دی جائے، اور نیپ جمعیتہ کے اکثریتی پارلیمانی گروپ کی آئینی و جمہوری حکومت کو بحال کیا جائے۔

حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر

جنرل ہسپتال سے جامعہ مدنیہ لاہور میں منتقل ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (ادارہ

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر کا اجلاس

۱۷ مئی ۱۹۷۳ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر کا اجلاس ہوا جس میں بھکر شہر رضائی شاہ، پیر اصحاب، سیال، کوٹلہ جام، کراڑی کوٹ میاں پنجہ، منکیرہ، چک ۵۲، چک ۵۳، نوتک بجیبہ اور چک ۱۱ ایم، ایل کی ابتدائی جمعیتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا نعمت علی صاحب نے فرمائی۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے ملکی اور جماعتی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو جن علماء اور صلحاء کی قیادت اور سرپرستی حاصل ہے، الحمدللہ یہ لوگ اس وقت کے بہترین انسان ہیں۔ ان کے اخلاص میں شک کرنا اللہ تعالٰی کے نزدیک یقیناً جرم ہوگا۔ ہمارے بزرگوں کا باہمی اتحاد اور اعتماد ہمیشہ مثالی رہا ہے کچھ عرصہ سے جو جزوی اختلاف پیدا ہوا ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں اور اس قسم کے اختلاف ہمیشہ ہوتے رہا کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہمارے ملک کی صحافت خراب ہے۔ اخبارات نے جھوٹ لکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ہمارے کارکنوں کے لئے اور عام دیندار مسلمانوں کے لیئے ان حالات سے جو پریشانی ہوئی۔ اس کا سبب اخبارات کی دروغ گوئی اور کذب بیانی ہے۔ حقیقت اتنی ہرگز نہیں تھی جتنی اخبارات نے اچھالی ہے۔ بہرحال آپ حضرات نے خود دیکھا کہ حضرت مجاہد اسلام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے یہاں تقریر فرمائی۔ آپ نے جمعیۃ کی پالیسی کے خلاف ایک لفظ نہیں فرمایا اور مولانا کا ہرگز کوئی گروپ بندی کا ارادہ نہیں۔ جس جماعت کو رات دن کی محنت سے انہوں نے خود پروان چڑھایا، اس جماعت کو وہ ٹکڑے کرنا کیسے پسند فرما سکتے ہیں۔ جمعیۃ کا استحکام ہماری نسبت یقیناً ان کو زیادہ عزیز ہے۔ یہ چند دن سے اخبارات نے ہمارے لئے ابتلاء پیدا کی۔ الحمدللہ اب حقیقت روشن ہوتی جا رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے بزرگ ایک ہیں اور ایک رہیں گے۔

کون کہتا ہے ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

آپ نے فرمایا۔ کارکنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ احترام سب بزرگوں کا کریں۔ مگر اپنے مشن اور راستہ کو نہ چھوڑیں اگر کوئی کارکن دل توڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور جماعت کو چھوڑ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندگی بھر جماعت میں غیر شعوری طور پر شامل رہا۔ اس نے جماعت کے مقاصد اور بلند مشن کو سمجھا ہی نہیں۔

مولانا محمد عبداللہ کی تقریر کے بعد مولانا نعمت علی صاحب صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ جماعتی کام کے متعلق چند تجاویز اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر کا یہ اجلاس نجر محمد ایوب رکن مجلس قانون ساز آزاد کشمیر اور دوسرے اراکان اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور مرزائیت کی تبلیغ پر پابندی لگانے کی قرارداد منظور کر کے بہت بڑا اسلامی فریضہ ادا کیا ہے اور اپنے دائرہ اختیار میں نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم کے اس مطالبہ کو پورا کر دیا ہے۔ جو علامہ مرحوم نے حکومت برطانیہ سے کیا تھا۔ یہ اجلاس صدر آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر اس قرارداد کو قانونی حیثیت دے کر عملاً نافذ کریں۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر کی چھوٹی سی اسمبلی کی جرأت اور فرض شناسی کی تقلید کرتے ہوئے پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ مرزائیت کی تبلیغ ممنوع قرار دی جائے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کر کے انہیں ان کی تعداد کے مطابق ملازمتیں دی جائیں۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کی مخالفت میں مرزائیوں نے جو لٹریچر شائع کیا ہے۔ اس کو فوراً ضبط کیا جائے اس قرارداد کو مرزائیوں نے نئے انداز تبلیغ کا بہانہ بنا لیا ہے اور یہ لوگ ایسا لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں جس سے آزاد کشمیر کے مسلمانوں میں پاکستان کے خلاف نفرت پیدا ہو سکتی ہے اور اس کے دور رس اور تباہ کن نتائج ہو سکتے ہیں۔ بالخصوص تعلیمی اداروں میں مرزائیوں کے لٹریچر کی تقسیم زیادہ نقصان دہ ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ وہ مرزائیوں کی تازہ سرگرمیوں کا فوراً محاسبہ کرے۔ (لیاقت علی ناظم نشریات جمعیۃ بھکر)

سردار عبدالقیوم خاں اور آزاد کشمیر اسمبلی کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ ترناب چھینہ تحصیل چارسدہ

آزاد کشمیر کے محترم سردار عبدالقیوم خان اور ان کی کابینہ کو اخلاص دل سے مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے قادیانیوں کو اقلیت غیر مسلم قرار دے کر مسلمانوں کے دل کی دعائیں لیں اور اکابرین کی روحوں کو خوش کر دیا۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت رح وغیرہ مجاہدین کی روحیں سردار صاحب کو دعا دیں گی۔ میں صدر بھٹو سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آخر آپ بھی مسلمان ہیں۔ اسی طرح مسلمانی کا ثبوت دے کر سردار عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر کے نقش قدم پر چلیں۔ اللہ تعالٰی سردار صاحب کو تادیر سلامت رکھے آمین بحرمت سید المرسلین صلعم۔

(محمد شریف ناظم جمعیۃ ترناب چھینہ تحصیل چارسدہ)

سکھر

جمعۃ المبارک کے موقعہ پر شہر کی اکثر مساجد میں ایک قرارداد کے ذریعہ آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبران کی خدمت میں امتِ مرزائیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مبارکباد پیش کی گئی جس میں میجر (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خاں کو لائق تحسین و مبارکباد کہا گیا ہے جو تحریک کے محرک تھے۔ ایک دوسری قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں بھی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر کلیدی عہدوں سے فوراً الگ کر دیا جائے۔

گکھڑ

ملک عبدالقیوم اختر ناظم اعلٰی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وزیر آباد نے آزاد کشمیر اسمبلی اور صدر جناب سردار عبدالقیوم کو (مرزائیوں) کو اقلیت قرار دینے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے اس اقدام کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ ان کا یہ اقدام اسلام کے اصولوں کے مطابق اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ کی طرف اہم قدم ہے۔

میانوالی

میانوالی۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے ایک بیان کے ذریعہ صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں کی سربراہی میں آزاد کشمیر اسمبلی کے فیصلہ کو سراہا جس میں قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اسکولوں میں عربی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے سردار صاحب کو اسلام دوستی اور بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں آپ کی سربلندی کے لئے دعا کی۔

سمندری

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی جانباز نے و دیگر تمام شہر سمندری کے غیور مسلمانوں نے صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم اور آئین ساز اسمبلی آزاد کشمیر کے سپیکر کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مبارکباد پیش کی ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالٰے آزاد کشمیر کو دن دوگنی ترقی عنایت فرمائیں آمین ثم آمین

تبصرہ

الکلام الموزون

مصنف و ناشر مولانا سید لعل شاہ بخاری ساکن حاجی شاہ تحصیل اٹک۔

صفحات ۲۱۴ ——— قیمت ۵/۰ روپے

یہ کتابچہ نماز جنازہ کے بعد دعا اور حیلہ اسقاط کے مسئلہ پر لکھا گیا ہے مصنف نے سنت رسول ﷺ کی ترویج اور بدعات و رسوم کی بیخ کنی کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ قابل قدر ہیں۔ کتاب میں اپنے موقف کو واضح کرنے کے لئے مصنف نے کافی محنت اور تحقیق کی ہے۔ (مدیر)

بلوچستان کے دورے میں کوئٹہ اور دوسرے اہم مقامات پر مفتی صاحب کا خطاب

کوئٹہ میں متحدہ محاذ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام ہوا

جس میں متحدہ محاذ کے تمام سرکردہ زعما شریک ہوئے اور انہوں نے عوام کی بھاری تعداد سے خطاب کیا۔ عوام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ صدر بھٹو قوم کو دھوکہ دے رہے ہیں اور قومی خزانہ سے لاکھوں روپے جشن آئین پر خرچ کر رہے ہیں جبکہ اس وقت ملک بدترین دور سے دوچار ہے نہ تو ہمیں پینے کا پانی میسر ہے اور نہ ہی ہماری خوراک کا مسئلہ حل پذیر ہے۔ ہر شخص بھوک افلاس کی زندگی بسر کر رہا ہے کسی شخص کو سر تن کا ہوش نہیں اور یہ لوگ جشن آئین پر شراب نوشی کر کے خرمستی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک طرف ۹۳ ہزار جنگی قیدی انڈیا کی قید میں محبوس ہیں۔ اس لئے اب ہم یہ کسی شخص کی نیک نیتی تصور نہیں کر سکتے۔ ان حالات میں جشن منانا ملک و قوم کے ساتھ غداری ہے نہ کہ وفاداری۔

مفتی صاحب نے کوثر نیازی صاحب سے کہا کہ تم ہمیں چیلنج دیتے ہو کہ یہ آئین بالکل اسلامی ہے اور آپ ہی کے آئین میں ہے کہ مکمل اسلامی نظام دس سال بعد نافذ ہوگا۔ پھر اسے نو سال تک اسلامی کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ کوئی بھی اس شخص کو مسلمان نہیں کہہ سکتا کہ وہ نو سال بعد کلمہ پڑھے۔ ہم اس وقت اسے مسلمان کہیں گے جب وہ کلمہ پڑھ لے۔ اس لئے ہم اسلامی آئین تب کہیں گے۔ جب مکمل اسلامی آئین نو سال کے بعد نافذ ہو جائے۔

مفتی صاحب نے بھٹو پر الزام لگایا کہ وہ خود آئین پہ عمل نہیں کر رہے۔ بلوچستان اور سرحد کی حکومتیں اقلیتوں کے حوالے کر دیں اور بلوچستان میں دوبارہ پہ فوکو ترجیح دی جبکہ یہ آئین میں موجود ہے کہ حکومتیں اکثریت والے بنائیں گے۔ ہم یہ غیر آئینی حکومتیں تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ بلوچستان میں اب بھی عطاء اللہ مینگل وزیر اعلیٰ ہیں۔ اور ہماری حکومتوں کو غیر آئینی طریقوں سے ہرگز نہیں ہٹایا جا سکتا۔ انہوں نے ملک میں آئین فی الفور نافذ کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ایسا نہ کرنا قوم کو دھوکہ دینا ہے۔

مفتی صاحب نے پختون خواہ لیڈر عبدالصمد اچکزئی کے بارے میں کہا کہ یہ پختون خواہ نہیں بلکہ بھٹو پسند اور پرمٹ خواہ ہیں۔ کیونکہ ہماری حکومت کے دوران اس کا یہ پرچار تھا کہ یا تو وزیر اعلیٰ پختون یا گورنر پختون ہو لیکن اس وقت دونوں بلوچ ہیں (بگٹی اور جام لسبیلہ) لیکن بجائے اس کے کہ وہ ان کی مخالفت کرے، ان کو حمایت کا یقین دلا رہے ہیں۔ یہ کس قسم کے پختون ہیں۔ ان کا کوئی رویہ تو ہونا چاہیئے۔ بقول بزنجو صاحب ۴۲ ٹرکوں کا پرمٹ ملا تو بس ان کی حکومت کو غیر مشروط طور پر حمایت کا یقین دلایا اور ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ دراصل صدر بھٹو پختون اور بلوچ کو لڑانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن ہم ان کے اس قسم کے ہتھکنڈے کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

علاوہ ازیں حضرت مفتی صاحب نے شہنشاہ ایران کے اس بیان کی سخت مذمت کی جو انہوں نے سرحد اور بلوچستان کے متعلق ملک سے علیحدگی کے متعلق دیا تھا۔ اور بھارت سے تعاون کی اپیل کی تھی۔ مفتی صاحب نے مسٹر بھٹو سے مطالبہ کیا کہ وہ اس قسم کی سازشوں کے متعلق جانچ پڑتال بذات خود کریں۔ ورنہ ہم خود اس قسم کے ہتھکنڈوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

۲۹ اپریل ۱۹۷۳ء کو حضرت مفتی صاحب نے جمعیۃ نیپ کے دوسرے صوبائی لیڈروں کے علاوہ خان عبدالولی خان، محمد افضل خان سابق وزیر اطلاعات صوبہ سرحد، میر غوث بخش بزنجو اور سردار عطاء اللہ مینگل کی معیت میں صوبہ کے دور دراز علاقوں کا دورہ کیا۔ اور عوام کی بھاری جمعیۃ سے انہوں نے خطاب کیا۔ عوام نے اپنے محبوب رہنماؤں کا ہر مقام پر فقید المثال استقبال کیا اور ہر مقام پر انہوں نے ان کے ارشادات غور سے سنے۔ اس سے قبل کوئٹہ میں متحدہ محاذ کا جلسہ ختم ہوا، تو مفتی صاحب جمعیۃ نیپ کے سرکردہ لیڈروں کے ہمراہ پشین پہنچے۔ وہاں عوام کے جوش و ولولہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ عوام کے بہت بڑے اجتماع نے ان کا مثالی خیر مقدم کیا۔ دس پندرہ میل تک ان کے استقبالی جلوس نکالے گئے۔ ان جلسوں سے حضرت مفتی صاحب، خان عبدالولی خان، محمد افضل خان، میر غوث بخش بزنجو نے خطاب کیا۔

۳۰ اپریل کو مفتی صاحب نیپ جمعیۃ کے دوسرے زعماؤں کے ہمراہ زیارت، سنجاوی اور لورالائی پہنچے، جہاں انہوں نے بڑے عام اجتماعات سے خطاب کیا اور ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ بمعہ سردار عطاء اللہ، لیکن صرف بزنجو چلے گئے۔

یکم مئی کو مرغے کبزئی، ابو باڑہ اور فورٹ سنڈیمن میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور عبدالولی خان کے علاوہ دوسرے لیڈروں نے عام اجتماعات سے خطاب کیا اور فورٹ سنڈیمن میں شہر کے باہر دس میل تک عوام کے ہجوم نے ان کا استقبال کیا اور انہیں کاروں ٹرکوں، بسوں، سکوٹروں کے جلوس کی شکل میں شہر لایا گیا قبائلی روایت کے مطابق فائر کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔

۲ مئی ۱۹۷۳ء کو قلعہ سیف اللہ خان اور مسلم میں عوام کے بڑے اجتماعات سے حضرت مفتی خان عبدالولی خان اور محمد افضل خان نے خطاب اور ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

ان دوروں میں ان کے ہمراہ مولوی شمس صاحب ڈپٹی سپیکر صوبہ بلوچستان اسمبلی۔ امیر محمد زمان خان جنرل سیکرٹری صوبائی جمعیۃ علماء بلوچستان۔ مولوی صاحب ایم پی اے سابق وزیر اوقاف بلوچستان سردار شیر بخش مری صدر نیشنل عوامی پارٹی بلوچستان

متاثرین کوہالہ کو فوری طور پر براہ راست امداد دی جائے

مولانا عبدالحکیم کا مطالبہ

مری۔ مولانا عبدالحکیم ایم این اے وسیکرٹری اشاعت کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام و مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی امیر جمعیۃ علماء اسلام مری نے مشترکہ بیان میں حکومت سے پرزور اپیل کی ہے متاثرین کوہالہ کو فوری طور پر براہ راست امداد کرے۔ مولانا نے متاثرین کوہالہ سے دلی ہمدردی اظہار کیا۔

آپ متاثرین کوہالہ کے ایک وفد سے ملاقات تھے۔ مولانا نے زور دیا کہ امداد کا مسئلہ افسروں ذریعہ نہ الجھایا جائے بلکہ حکومت براہ راست فراہم کرے۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام مری مولانا قاری اس صاحب عباسی نے بھی ان ہی خیالات کا اظہار کیا اور پنجاب کے گورنر سے اپیل کی کہ وہ فوری امداد کریں۔ قاری اسد اللہ صاحب نے بھی متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں اور تمام اراکین اس سلسلے میں آپ کے ساتھ ہیں۔

وزیر قانون آزاد کشمیر سے جمعیۃ کے وفد کی ملاقات

جمعیۃ علماء اسلام شہر سیالکوٹ کے وفد نے آ کشمیر کے وزیر قانون اقبال بٹ صاحب سے ملاقات کی اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی مبارکباد پیش کی۔ وفد میں پیر محمد بشیر صاحب نائب امیر سیالکوٹ جمعیۃ علماء اسلام شہر کے جنرل سیکرٹری اور متحدہ محاذ کے نائب صدر مولانا حکیم محمد اسمٰعیل قاسمی صاحب جمعیۃ کے کارکن خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ... شامل تھے، تاروں کے ذریعہ سردار عبدالقیوم کو مبارکباد بھی بھیجی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کے انتخابات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ کی مجلس عمومی کا ایک عام اجلاس ۱۱ مئی ۷۳ء کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ضلعی عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

نمائندگان برائے مجلس عمومی جمعیۃ صوبہ سندھ

منجانب جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر سندھ)

(۱) جناب حکیم مولانا دین محمد صاحب شریعتی دواخانہ میرپورخاص

(۲) مولانا عبدالحفیظ صاحب خطیب محلہ کھاڈ پلاٹ "

(۳) مولانا منظور احمد صاحب (تھرپارکر سندھ)

(۴) فضل محمد صاحب امیر جمعیۃ میرواہ گورچانی

(۵) مولانا اللہ بخش صاحب جمیس آباد

(۶) مولانا محمد ابراہیم صاحب کنری تھرپارکر

(۷) بابو بنیاد علی صاحب میرپورخاص (سندھ)

عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر

(۱) مولانا دین محمد صاحب میرپورخاص امیر

۲- مولانا عبدالغفور صاحب میرواہ گورچانی سرپرست

۳- سیٹھ حاجی عبدالغفور " میرپورخاص نائب امیر

۴- حاجی محمد شفیع صاحب میرپورخاص " "

۵- مولانا منظور احمد صاحب ڈگری ناظم عمومی

۶- جناب محمد سلیم صاحب ناظم اعلیٰ میرواہ گورچانی نائب ناظم

۷- بابو بنیاد علی صاحب میرپورخاص نائب ناظم و ناظم دفتر

۸- حاجی رحمان گل صاحب " خازن

مجلس شوریٰ ضلع تھرپارکر میرپورخاص

مندرجہ صدر عہدیداران مجلس شوریٰ کے بھی ممبر ہوں گے۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات ہوں گے۔

۹- سیٹھ محمد عاشق صاحب ڈگری

۱۰- صوفی محمد شریف صاحب میرواہ گورچانی

۱۱- مولانا اللہ بخش صاحب جمیس آباد

۱۲- مولانا محمد ابراہیم صاحب کنری

۱۳- تاج ولی صاحب "

۱۴- مولانا عبدالحفیظ صاحب میرپورخاص

۱۵- مولانا محمد سعید صاحب "

۱۶- حاجی محمد عاشق صاحب "

۱۷- مستری محمد مختیار صاحب "

۱۸- بھائی لقمان صاحب "

۱۹- جناب بشیر محمد صاحب "

۲۰- مستری اللہ نور صاحب "

۲۱- حاجی شاہ محمد صاحب "

انتخابات برانچ میرپورخاص ضلع تھرپارکر

۱- مولانا عبدالحفیظ صاحب امیر

۲- حاجی عبدالغفور صاحب نائب امیر

۳- حاجی شاہ محمد صاحب

۴- مولانا محمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ

۵- حاجی احمد حسین صاحب نائب ناظم

۶- مستری محمد مختیار صاحب "

۷- حافظ عبدالعزیز صاحب ناظم دفتر

۸- حاجی رحمان گل صاحب خازن

مجلس شوریٰ برانچ میرپور خاص

عہدہ داران کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات مجلس شوریٰ کے ممبر ہوں گے۔

۹- مولانا حکیم دین محمد صاحب میرپورخاص

۱۰- حاجی محمد عاشق صاحب "

۱۱- مستری اللہ نور صاحب "

۱۲- جناب میاں خان صاحب "

۱۳- ٹھیکیدار ظفر علی صاحب "

۱۴- بنیاد علی صاحب "

۱۵- سیٹھ عبدالستار صاحب "

۱۶- بھائی لقمان صاحب "

انتخابات برانچ میرواہ گورچانی ضلع تھرپارکر

۱- فضل محمد صاحب امیر

۲- جناب محمد بھائی سومرو نائب امیر

۳- صوفی محمد سلیم صاحب ناظم اعلیٰ

۴- مولانا عبدالغفور صاحب نائب ناظم

۵- صوفی محمد دین صاحب نائب امیر

۶- صوفی محمد شریف صاحب خازن

۷- صوفی کرم دین صاحب ناظم دفتر

مجلس شوریٰ برانچ میرواہ گورچانی

عہدہ داران کے علاوہ مزید مندرجہ ذیل حضرات مجلس شوریٰ کے ارکان ہوں گے۔

۸- جناب عبدالرشید صاحب

۹- جناب مختیار احمد صاحب

۱۰- رجب علی صاحب

۱۱- صوفی گل محمد صاحب

۱۲- رانا محبوب عالم صاحب۔

انتخابات برانچ ڈگری ضلع تھرپارکر

۱- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ڈگری سرپرست

۲- صوفی عبدالمجید صاحب " امیر

۳- مستری خوشی محمد " نائب امیر

۴- رضا احمد صاحب " ناظم عمومی

۵- محمد عاشق صاحب " ناظم

۶- سعادت علی صاحب " خازن

۷- محمد اسحاق صاحب " سالار

عہدیداران کے علاوہ مجلس شوریٰ کے مندرجہ ذیل ممبر ہوں گے

(۸) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب (۹) بشیر احمد صاحب (۱۰) حافظ عطا محمد صاحب (۱۱) حضرت مولانا عبدالحق صاحب

انتخابات برانچ جمیس آباد ضلع تھرپارکر

۱- حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب امیر

۲- حضرت مولانا اللہ بخش صاحب نائب امیر

۳- حضرت مولانا سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ

۴- جناب محمد شفیع صاحب آزاد پروپیگنڈہ سیکرٹری

۵- حافظ عبدالشکور صاحب رحمانی ناظم دفتر

عہدیداران کے علاوہ مجلس شوریٰ کے مندرجہ ذیل ممبران ہوں گے۔

(۶) جناب حسین احمد صدیقی (۷) حکیم مولوی محمد شفیع صاحب (۸) مولانا عبدالستار صاحب (۹) مولانا محمد یعقوب صاحب دکاندار (۱۰) سیٹھ عبدالعزیز صاحب (۱۱) سلطان احمد صاحب (۱۲) محمد یوسف صاحب۔

جامع مسجد چنیوٹ میں مسلح پولیس کی مداخلت کی مذمت

۵/۲۳ ۱۸ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی طرف سے مختلف مساجد میں چنیوٹ کی جامع مسجد محلہ گڑھا میں پولیس کی مسلح مداخلت اور مورچہ بندی کو مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے بزور مذمت کی گئی۔ ایسا اقدام کبھی دین دشمن انگریز نے بھی نہیں کیا تھا۔ نیز مولانا منظور احمد صاحب کی جامع مسجد گڑھا سے برطرفی کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ مولانا منظور احمد صاحب کو بدستور خطیب رکھا جائے۔ اور مسجد کو اوقاف سے واگزار کیا جائے۔ مولانا عبدالرؤف صاحب فاروقی خطیب مسجد خضرانہ۔ مولانا محمد یٰسین خطیب مسجد مومن پورہ۔ مولانا ولی اللہ صاحب خطیب مسجد اللہ والی۔ مولانا محمد جمیل صاحب خطیب عارضی مسجد قطب الدین۔ مولانا محمد شفیع صاحب خطیب مسجد گھگ بازار۔ مولانا محمد فاروق صاحب خطیب بڑھ والا۔ مولانا قاری غلام محمد صاحب خطیب مسجد ٹاہلیا فرالی۔ مولانا محمد حارث صاحب خطیب مسجد پیپل والی۔ مولانا محمد امیر صاحب خطیب مسجد گڑھے بند۔ مولانا حافظ بشیر احمد صاحب جھنگ شہر۔ مولانا قاری سعید احمد صاحب جھنگ شہر، ان حضرات نے یہ قرارداد مذمت پاس کرائی۔

متحدہ جمہوری محاذ تحصیل بہاولنگر کا انتخاب

صدر	مرزا ثناء اللہ صاحب	مسلم لیگ
نائب صدر	نام بعد میں دیا جائیگا	نیشنل عوامی پارٹی
"	نذیر احمد صاحب قریشی	جمعیۃ العلماء پاکستان
جنرل سیکرٹری	مولانا محمد یوسف صاحب	جمعیۃ علماء اسلام
چیئرمین رابطہ کمیٹی	جناب بشیر احمد شاد	پی، ڈی، پی
خزانچی	مولوی علی احمد صاحب	جماعت اسلامی

خط و کتابت
کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

موتُ العالِم موتُ العالَم

مخدوم العلماء تاج الفقراء یادگار سلف حضرت مولانا سید مرید احمد شاہ صاحب بند کورائی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان تقریباً ۶۳ سال کی عمر میں ۱۶ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے صبح انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم مفتی کفایت اللہ صاحب کے شاگرد اور حضرت مدنیؒ کے مرید تھے تقسیم سے پہلے جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ رہے اور تقسیم کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

امیر جمعیۃ جھنگ کو صدمہ

ملک علی محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کی والدہ محترمہ کی وفات پر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا تعزیتی اجلاس جامعہ رحیمیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مرحومہ کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔

ادارہ ملک صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

---

۸ مئی بروز بدھ دو بجے دوپہر علاقہ لودھراں کے ممتاز عالم دین جمعیۃ کے راہنما اور متحدہ جمہوری محاذ کے حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب مدرسہ سراج العلوم لودھراں میں انتقال کر گئے۔

ادارہ حضرت شاہ صاحب کے لواحقین کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

علاقہ شورکوٹ روڈ کی ایک شخصیت پیر کامل، مجاہد ختم نبوت مہتمم جامع مدرسہ عربیہ تعلیم الفرقان الحاج حضرت مولانا سید تجمل حسین شاہ صاحب کا ۲۰ مئی بروز اتوار انتقال ہو گیا۔ احباب سے اپیل ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائیں آمین ثم آمین!

جامع مسجد شاہی جلال پور پیر والہ تحصیل شجاع آباد کے خطیب مولانا محمد احسن ۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ کو ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

بقیہ — انگریزیت

"انگریز کی سکیم کے مطابق نام کے مسلمان اور عملاً انگریز بن چکے ہیں۔ کوئی چیز بھی ہماری اپنی نہیں رہی۔ نہ زبان نہ لباس، نہ معاشرت، نہ معیشت، نہ تعلیم نہ سیاست نہ قانون و عدالت۔

کس قدر بدبخت ہیں ہم لوگ کہ خالق کائنات کا نازل کردہ ارفع و اعلیٰ ضابطۂ حیات رکھنے کے باوجود اور دنیا بھر کی جہانبانی کے فرائض ادا کرنے کے بعد اب ہم اس ذلت کا شکار ہو گئے ہیں کہ اپنے ازلی دشمنوں اور چند صدی پیشتر کے وحشی لوگوں کے "ذہنی غلام" بن گئے کون نہیں جانتا کہ جس وقت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا غلاموں کے غلبہ و اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا۔ اس وقت آج کا امریکہ، روس، چین، برطانیہ فرانس سب کے سب وحشی اور جنگلی تھے۔ ان لوگوں کو علم و ادب اور تہذیب و تمدن کی روشنی ہم نے پہنچائی

دورِ غلامی میں جو طبقہ دین، ملت اور وطن سے غداری کر کے غیر ملکی کافر اقتدار کی کاسہ لیسی کر رہا تھا اور جو مجاہدین آزادی کی جاسوسی کر کے انگریز سے جاگیریں، وظائف اور مراعات حاصل کر رہا تھا وہی طبقہ پاک سرزمین کو "انگریزیت" کے حوالہ کرنے کا مجرم ہے۔ پہچانئے ان افراد اور ٹولوں کو جنہوں نے انگریزی اقتدار کی دریا دری کی۔ آزادی کے لئے جان و مال کی قربانی دینے والے علماء حق اور دیندار مجاہدوں کے خلاف اس وقت بھی کام کیا اور آج بھی خالص انگریزی طرز پر مصروف عمل ہیں۔ ان سے ہوشیار رہیئے اور آج ہی عہد کیجئے کہ ہم آج بحیثیت آزاد مسلم ملت کے اپنے وطن عزیز کے ہر شعبہ کو "انگریزیت" کی لعنت سے پاک کریں گے اور دین اسلام کے احکام پر ہر قدم پر نافذ کریں گے۔ اپنی اختیاری حدود میں آج ہی سے "انگریزیت" کو ترک کر دیجئے۔ پورے فخر کے ساتھ سینہ تان کر اسلام کے احکام پر عمل شروع کر دیجئے۔ یاد رکھئے! "انگریزیت" ہی ہمارے تمام مسائل کی جڑ ہے اس کو اکھاڑ پھینکئے۔

امیر جمعیۃ کی طرف سے دعوت

جناب صوفی محمد اسمٰعیل صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کا امیر منتخب ہونے پر کارکنوں کو چائے کی پارٹی دی۔ اس موقع پر ضلعی ناظم عمومی مولانا محمد یوسف نے خطاب فرمایا اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق وزیر اعلیٰ سرحد کی اسلامی اصلاحات پر روشنی ڈالی۔

> ## حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری
>
> نے ہفت روزہ ترجمان اسلام کے مرتب کے منصب سے استعفیٰ دیا ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔
>
> (ادارہ)

بقیہ — ایک حقیقت

حتیٰ کہ اگر یہ بات بحث کے دائرے میں داخل ہو کر کبھی احاطۂ عدالت میں بھی گئی تو ہمیں نہیں یاد پڑتا کہ کسی عدالت نے اس واضح اور مسلمہ حقیقت کے خلاف ریمارکس دیئے ہوں۔ اس کے برعکس ہمیں تو یہ یاد پڑتا ہے کہ اگر کبھی کسی غیر مسلم عدالت کے سامنے بھی یہ مسئلہ پیش ہوا تو اسے بھی اس حقیقت کا برملا اعتراف کرنا پڑا ہے کہ "احمدی مسلمان نہیں بلکہ احمدی ہیں"۔ حکومت کشمیر نے اگر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے تو یہ کوئی حیرت اور تعجب کی بات نہیں ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے واقعی حقیقت کو حقیقت کہا ہے اور ایک مسلمان حکومت سے توقع بھی یہی کی جا سکتی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ تعجب اگر ہے تو اس بات پر ہے کہ پاکستان کی مسلمان حکومتوں نے پچیس سال سے اس حقیقت کو حقیقت تسلیم کرنے سے پہلو تہی کی ہے۔ جس کی پاداش میں ملتِ اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ غلام محمد اور ایوب خان کے متعلق تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ عوامی حکمران نہ تھے اور ڈکٹیٹر تھے۔ جنہیں عوام کے جذبات اور ان کے حقوق کا کوئی لحاظ و پاس نہ تھا لیکن کیا موجودہ عوامی حکومت کو بھی عوام کے جذبات معتقدات اور ان کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں؟ اس پس منظر میں دیکھیں تو پھر حکومت کشمیر کے فیصلہ کی داد دینا پڑتی ہے بلکہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کشمیر کا یہ فیصلہ اس کی جرأت مومنانہ کا ثبوت ہے کیونکہ ہمارے ہاں سامراجی سازشوں نے حالات کو اس سلیقے سے بگاڑا ہے کہ اس سیدھی سادی حقیقت (کہ احمدی مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم ہیں) کو تسلیم کرنا بھی مشکل ہو کے رہ گیا ہے۔ ایسے میں حکومتِ کشمیر کا احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا بلاشبہ بڑا جرأت مندانہ اقدام ہے۔ جس پر ہم سردار عبدالقیوم خان صدر آزاد کشمیر کو مبارکباد دیتے ہیں اور اس کی حکومت کے بقاء و استحکام کے لئے دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکومت پاکستان کو بھی اس مومنانہ جرأت کی توفیق بخشے!

(جاری ہے)

> ## عوامی حکومت کی برکات
>
> حکومت سندھ نے ہوٹلوں اور ریستورانوں میں خالص دودھ کا استعمال ممنوع قرار دے دیا ہے اور یہ حکم ایک ہفتہ کے اندر نافذ ہو جائے گا۔
>
> سندھ کے وزیر خوراک و زراعت سید عبداللہ شاہ نے کراچی سے لاہور پہنچ کر ہوائی اڈے پر ایک ملاقات کے دوران کہا کہ کراچی کے ہوٹل اور ریستوران کھلا دودھ استعمال کر رہے ہیں اور یہ دودھ کراچی ملک پلانٹ فراہم کرے گا۔
>
> (جنگ کراچی ۵ مئی ۲۷)

جمعیۃ طلباء اسلام کا مقصد اسلامی اقدار کا بول بالا کرنا ہے ۔ مطلوب علی زیدی

گورنمنٹ کالج بھیرہ کی یونین کے جنرل سیکرٹری چوہدری عبدالشکور جمعیۃ طلباء اسلام میں شامل ہو گئے

محمد اکمل ندیم کو رہا کیا جائے

جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی خازن کا دورہ کراچی

(تحریر:۔ محمد فاروق قریشی جامعہ کراچی)

یہ جمعرات کا دن تھا، جب جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی خازن جناب سید مطلوب علی زیدی پہلی بار کراچی تشریف لائے۔ ان کی آمد پر کراچی میں مختلف پروگرام مرتب ہوئے جو مختصراً حسب ذیل ہیں:۔

سب سے پہلے کارکنانِ جمعیۃ کا اجلاس دفترِ جمعیۃ طلباء اسلام کراچی میں ۲۲ اپریل شام ۴ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جناب بحراللہ نے معزز مہمان خصوصی کا اراکین جمعیۃ سے تعارف کرایا اور ان کو کراچی آنے پر خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد ناظمین کراچی جمعیۃ جناب محمد رفیق صاحب اور جناب سیف الرحمٰن صاحب نے مختصراً خطاب کیا بعد ازاں میاں نے چند قراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئیں۔

(۱) کارکنان جمعیۃ طلباء اسلام کا یہ اجتماع حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرحد اور بلوچستان کی عوامی حکومتیں بحال کرے تاکہ وہاں کے لوگوں کا آئینی، جمہوری اور سیاسی استحصال نہ ہو۔

(۲) یہ جلاس گزشتہ دنوں جامعہ کراچی میں اسلامی جمعیۃ طلباء کے غنڈوں کی حرکت پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

(۳) جمعیۃ طلباء اسلام کا یہ اجلاس جمعیۃ حیدرآباد کے ناظم جناب محمد اکمل ندیم کی گرفتاری پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اس اقدام کو طلباء کی آواز دبانے کے مترادف قرار دیتا ہے اور حکومت سندھ سے فوری رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

مندرجہ بالا قراردادوں کی منظوری کے بعد مہمان خصوصی جناب زیدی صاحب کا خطاب ہوا۔ جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

"برصغیر میں انگریز نے قدم رکھتے ہی مسلمان دشمن پالیسی پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا اور اس نے برصغیر کی دولت سے تمام دنیا پر قبضہ جمایا۔ برصغیر کو دنیا کا محتاج بنا دیا اور آہستہ آہستہ اس کو صنعتی، معاشی، اخلاقی طور پر دیوالیہ کر دیا۔ حالانکہ برصغیر انگریز سے قبل پوری دنیا میں اپنی خوشحالی کی بنا پر مشہور تھا۔ اس ضمن میں انہوں نے حضرت عالمگیر کے دور کی مثالیں دیں۔ انہوں نے کہا کہ گو اب انگریز چلا گیا۔ مگر "انگریزیت" موجود ہے اور جمعیۃ طلباء اسلام کا مقصد اس انگریزیت کا خاتمہ ہے تاکہ مسلمان ذہنی اور عملی طور پر بھی مسلمان بن سکیں۔ آخر میں جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کے سیکرٹری نے صاحب صدر کی اجازت سے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کیا۔ یہ اجلاس جو شام ۴ بجے تا ۷ بجے شام جاری رہا۔ اس میں جامعہ کراچی، اردو کالج، سینٹ پیٹرک کالج، نیشنل کالج، گورنمنٹ سٹی کالج، تعلیم الاسلام کے طلباء نے شرکت کی۔

دوسرا پروگرام جمعرات ½ ۱۱ بجے جمعیۃ طلباء اسلام کا عمومی اجلاس کراچی یونیورسٹی کے شعبہ صحافت میں منعقد ہوا۔ شعبہ معارف اسلامیہ کے قاری حسن احمد صاحب کی تلاوت سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ بعد میں بحراللہ نے یونیورسٹی میں جمعیۃ کی پوزیشن واضح کی اور اس کے بعد سٹی کالج ناظم آباد کے جناب محمد جمشید نے اپنی اسلامی جمعیۃ طلباء سے علیحدگی کی وجوہات بیان کیں اور جمعیۃ طلباء اسلام کے مقاصد کو سراہا۔ اس کے بعد جب میں نے زیدی صاحب کا نام پکارا تو وہ بڑے پُروقار انداز سے ڈائس پر تشریف لائے۔ انہوں نے جمعیۃ طلباء اسلام کا انجمن طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ طلباء سے فرق واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ انجمن طلباء اسلام کا کوئی ماضی نہیں اور ان کا سلسلہ ماضی میں زیادہ دور نہیں چلتا اور نہ ہی ان کے عقائد و نظریات احسن ہیں بلکہ ان کے اکابر بدعات کی ترویج میں کوشاں ہیں جبکہ اسلامی جمعیۃ طلباء کا محور صرف مولانا مودودی صاحب ہے اور تمام علماء اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ گمراہ ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد صحیح اسلام کے خلاف ہیں اور وہ نہ صرف یہ کہ صحابہ کرامؓ کا معیار حق نہیں سمجھتے بلکہ انبیاء کو بھی غلطیوں سے مبرا نہیں سمجھتے۔ لہذا جمعیۃ طلباء اسلام محض اسلام کا نام ہی نہیں لیتی بلکہ صحیح اسلام کے تعبیر کنندگان علمائے امت کی ہدایت پر عمل کرتی ہے اور کسی خود ساختہ مجدد کو نہیں مانتی اجلاس کے خاتمہ پر مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اس کے بعد بعد العصر جامعہ اسلامیہ نیو ٹاؤن اور تعلیم الاسلام سعید آباد میں بہترین پروگرام منعقد ہوئے۔ تقریباً ۲۰۰ طلباء نے ان اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے زیدی صاحب [illegible] کہ انسان کا مقصد محض نظام وعبادت کا قیام ہی نہیں بلکہ نظام خلافت کو برپا کرنا ہے۔ اور جمعیۃ طلباء اسلام اسی مقصد کے لیے کام کر رہی ہے۔ ہر دو اجتماع میں طلباء نے نئے عزم و ولولہ سے کام کرنے کا عہد کیا۔ آخر میں ۱۲ بجے شب زیدی صاحب کو بڑے پرتپاک انداز سے رخصت کیا۔

بھیرہ۔ گورنمنٹ ڈگری کالج کی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری چوہدری عبدالشکور نے جمعیۃ طلباء اسلام کے نصب العین اور اغراض و مقاصد سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں اپنی شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

خانقاہ ڈوگراں میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام

جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکن حافظ محمد الیاس اعوان نے گورنمنٹ ہائی سکول خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کے طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کیا اور ان کو جمعیۃ کے پروگرام سے متعارف کرایا۔ طلباء نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور پروگرام کو بہت سراہا اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے تنظیم کو فعال بنانے کا عہد کیا۔ اجلاس کے بعد درج ذیل حضرات پر مشتمل کنوینگ باڈی بنا دی گئی۔ چیئرمین محمد اکرم۔ ارکان۔ بشیر احمد ڈوگر۔ سخاوت علی ڈوگر۔ عبدالخالق ڈوگر، نذیر احمد ڈوگر۔ منیر احمد ڈوگر۔ محمد اشرف۔ محمد اکرم۔ مشتاق احمد چوہان۔

جمعیۃ طلباء اسلام بھیرہ کا انتخاب

صدر محمد یامین ارشد۔ نائب صدر چوہدری عبدالشکور بی اے۔ جنرل سیکرٹری محبوب الرحمٰن ندیم۔ سیکرٹری محمد بشیر ایف اے۔ سکرٹری اطلاعات عبدالسلام انصاری

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کا انتخاب نو

جمعیۃ طلباء اسلام ٹیکسلا کا انتخابی اجلاس زیر صدارت سید عشرت علی زیدی ناظم جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب ہوا جس میں درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر عبدالقیوم خاں۔ نائب صدر سلطان محمود جنرل سیکرٹری ظہور احمد۔ سیکرٹری تصور حسین۔ ناظم نشر و اشاعت سید سیف الاسلام خالد

مجلس شوریٰ

عبدالقیوم خاں۔ سید عشرت علی زیدی۔ سید منصف علی زیدی۔ اورنگ زیب۔ محمد طیب۔ محمد اشرف محمد اسلم۔ خورشید اختر۔

ساتھیوں کی کفار کے مقابلے میں قیادت کی۔ اور احد کی پہاڑی کے سامنے آپ نے ایک سپہ سالار کی حیثیت سے جگہ جگہ آدمی کھڑے کئے۔ غزوہ حنین میں دست بدست جنگ ہو رہی تھی۔ آپ ڈٹے رہے حالانکہ آپؐ کے ساتھی بھاگ گئے۔ پھر آپؐ نے جہاد کیا جہاد کا معنی اپنی قوتوں کو جو خدا نے دی ہیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے استعمال کرنا۔ اس کے لئے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ قوت رمی ہے۔ اس زمانہ میں قوت رمی تھی۔ اور دشمن بھی اسی سے مسلّح تھا۔ تو دشمن جس اسلحے سے مسلّح ہو آپ کو بھی اس ہی اسلحہ سے مسلّح ہونا چاہیئے اور آپ باطل کو شکست اور کفر کو مٹانے کے لئے وہی طریقے استعمال کریں جس سے کفر کو شکست اور باطل کو مٹایا جا سکے۔ چاہے تلوار ہو یا نیزہ یا تیر۔ دشمن اگر تلوار سے مسلّح ہو تو آپ کو بھی تلوار سے مسلّح ہونا چاہیئے۔ اگر دشمن توپ یا ٹینک ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے مسلّح ہو اور یہ چیزیں بناتا ہو تو آپ پر بھی یہی چیزیں بنانا فرض ہے۔ آپ کو ہر صورت میں دشمن کو شکست دینی ہے۔ پس اس زمانے میں کفر ہے نمبر(۱) خارجی نمبر(۲) داخلی۔ خارجی کفر:۔ اگر کافر بیرون ملک سے حملہ کر دے اس کو آپ نے شکست دینی ہے، اس لئے اس کے لئے مسلح افواج اور اسلحہ ہے۔ داخلی کفر:۔ ملک کے اندر اتحاد کی تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں اور ملک کا قانونی اور معاشرہ عجیب قسم کا ہے۔ کسی اصلاح کے لئے بم اور ٹینک استعمال نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کے لئے ملک کے قانون ساز اداروں پر قبضہ کرنے کے بعد یہاں کے اجتماعی نظام کو بہتر بنا سکتے ہیں ان پر قبضہ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ میں یورپ کی جمہوریت اور انتخابات کا قائل نہیں۔ اور جمہوری لحاظ سے بھی وہ انتخابات قابلِ قبول نہیں۔ لیکن مجبوراً انتخابات کے ذریعے سے ہم اداروں پر قبضہ کریں۔ اس میں اپنے آپ کو لگانا اور اپنا پروگرام پیش کرنا بھی جہاد ہے۔ تو

محترم دوستو!

حقیقت یہ ہے کہ جہاد فرض ہے تاقیامت ملک کے اندر دفاعی جنگ کے لئے کوئی شرط نہیں فقہاء کے ہاں جہاد جارحانہ کے لئے شرائط ہیں۔ اور دفاعی جنگ کے لئے کوئی شرط نہیں۔

آج کفر نے حملہ کیا ہے دفاع فرض ہے وہ شخص جو چوبیس گھنٹے مسجد میں سجدہ ریز ہو لیکن اس موجودہ باطل نظام کو محسوس نہیں کرتا۔ اس کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور ملک کے اندر کے حالات میں دفاعی داعیہ موجود نہیں اور ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ میں اس شخص کو دین دار اور نہ پرہیزگار ہی سمجھتا ہوں۔ یہ پیغمبر کی زندگی نہیں۔ جس طرح ایک شخص اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے صحیح نیت کیساتھ کفر کے مقابلے میں ڈٹا ہوا ہے۔ لیکن نماز نہیں پڑھتا تو وہ فاسق و فاجر ہے۔ اسی طرح کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور جہاد نہیں کرتا تو وہ بھی فاسق و فاجر ہے تو میرے محترم دوستو!

جہاد کے وقت نماز کا وقت آجاتا ہے تو کہتے ہیں کہ چلتے چلتے نماز پڑھو اشارہ سے نماز پڑھو گھوڑے پر نماز پڑھو۔ لیکن دست بدست لڑائی ہو رہی ہو اور نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ جہاد جاری رکھو اور نماز ترک کر دو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں نمازیں چھوڑ دی تھیں۔ تو اب معلوم ہوا کہ دونوں کے تعارض کے وقت جہاد مرجح اور مقدم ہو گا تو مقدم فریضہ کا تارک فاسق ہے سجدہ جہاد کے مقابلے میں کام نہیں کرے گا اگر وہ کفر کے فتنے کو محسوس نہیں کرتا۔ اگر ساجد کو متقی کہا جائے تو بڑا ظلم ہو گا۔ ہاں اگر کوئی شخص دونوں فریضے (جہاد، نماز) ادا کرے تو وہ بے شک متقی ہے۔ آپ اپنی زندگی ان حالات کے تحت ایسی بنائیں کہ آپ کے سامنے حضورؐ کی زندگی نمونہ رہے۔ بہت سے علماء مبلغ ہوتے ہوئے فرض نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اگر فرض نماز چھوڑ دے تو باقی کیا رہا۔ جہاں ان فرائض کو تھامنا فرض ہے وہاں وقت کے مطابق جہاد فرض ہے۔ اس کے لئے حالات خود رہنمائی کرتے ہیں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ دینی مدارس دینی طاقت ہیں۔ آپ ہماری دینی طاقت ہیں تمام ملک میں دینی طاقت صرف طلباء یا علماء کا حلقہ اثر ہے۔ اور یہی صرف دین کی طاقت ہے اس طاقت کو دشمن بھی دیکھ رہا ہے۔ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ آپ اس کو دیکھیں۔ دونوں چالیں بنائیں۔ دشمن دیکھ رہا ہے۔ کہ دینی طاقت کہاں سے نکل رہی ہے۔ دینی آواز کسی ملک میں اتنی مضبوط نہیں۔ جتنی اس ملک (پاکستان) میں ہے۔ انگریز کے دور میں آپ کے اکابر نے دین کے ساتھ تعلق اتنا مضبوط کر دیا تھا کہ اس قوم نے بھوک اور کی حالت میں علوم کو سینے سے لگایا۔ لوگوں کے گھروں سے بھیک مانگ کر دین کا علم بچوں کے سینوں میں پھونک دیا۔ اور اگر فرنگی ظالم کا مقابلہ علماء نہ کرتے، دین کی اشاعت وحفاظت نہ کرتے اور مسلمانوں کے دلوں میں روح نہ پھونکتے تو ڈیڑھ سو سال انگریزی حکومت کے بعد دین بالکل نہ رہتا ایسا ہوا بھی مثلاً اسپین جو کہ آٹھ کروڑ (مسلمانوں کا ملک تھا۔ اب وہاں ایک بھی مسلمان نہیں اس لئے آپ اپنے اکابرین کے لئے دعا کریں۔ اور معلوم ہونا چاہیئے کہ پاکستان کے بانیوں پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کیوں اگر وہ یہ نعرہ نہ لگاتے تو مسلمانوں کو جمع کرنا مشکل ہوتا اس لئے یہ نعرہ لگایا۔ ایک قدیم مسلم لیگی کہتا ہے کہ ہم نے نعرہ ٹھیک لگایا تھا۔ کہ پاکستان میں خدا کا نام ہو گا۔ خدا تو اب بھی ہے ان پاکستانی بانیوں نے یہ نعرہ اس لئے لگایا۔ کیونکہ وہ نعرہ جاذب تھا۔ اب وہ جاذبیت نہ رہی۔ کیونکہ لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ ہم کو اسلام کے نام سے دھوکا دیا گیا۔ اس نعرے کی کمزوری اسلام کی کمزوری ہے تو ایک مداری آیا اس نے اس نعرے کو تبدیل کر دیا اور نعرہ لگایا روٹی، کپڑا اور مکان لیکن اس کی مثال شراب کی سی ہے (کہ اس نے سمجھا کہ روٹی، کپڑا مکان ملے گا۔ لیکن جب اس کی حکومت آئی تو کچھ بھی نہ پایا) اب ہم عوام سے پوچھتے ہیں کیا روٹی کپڑا اور مکان ملا۔ نہیں تو کسی نے اس مداری سے پوچھا کہ یہ نعرہ کیوں لگایا؟ تو اس نے کہا کہ میں پاکستانی سیاست کھیلنا چاہتا ہوں۔ میں (مداری صاحب) نے لاہور کے کرایہ دار سے پوچھا کیا چاہتے ہو اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مکان میرا ہو جائے۔ تو میں نے کہا کہ مکان تیرا پیپلز پارٹی کا جھنڈا لگاؤ۔ میں نے پوچھا دکاندار سے تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ دکان میری ہو جائے میں نے کہا جھنڈا لگاؤ دکان تمہاری۔ میں نے لائل پور کے کاشت کار سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ زمین میری ہو جائے میں نے کہا کہ پی پی پی کو ووٹ دو زمین تمہاری۔ میں نے ایک مزدور سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ مجھ کو کارخانہ دیا جائے تو میں نے کہا پی پی پی کو ووٹ دو کارخانہ

باقی صفحہ آخر پر ملاحظہ فرمائیں

دبستان کا اپیل

را۔ آپ خود سوچیں لاڑکانہ کا ایک آدمی
۔اور لائلپور کے لوگوں کو کسی چیز کا
یکسے بناتا ہے۔ اور وہ شخص بھی اس
باتوں میں آجاتا ہے۔ اور یہ جذباتی قوم
۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ایسی ہی
ست ٹھیک ہے۔ ایک زمانہ مخلصین کا تھا
ں وقت کہا جاتا انظر الیٰ ماقال ولا تنظر الیٰ
قال تو یہ اس زمانے کی بات تھی اب
باتیں یاد رکھیں۔ انظر الیٰ من قال ولا تنظر
ماقال چھوٹوں کی دنیا میں یہی بات
ہے اگر کہنے والا ٹھیک تو بات بھی
۔ اگر کہنے والا ایسا شخص ہے جس
فعل و قول میں تضاد ہو تو مت مانو۔
لام کے دعویٰ کرتے والے حضرات کو
یں جو خود اپنے اوپر اسلام نافذ نہیں
سکتا اس نے اپنی صورت و سیرت اسلام
مطابق نہیں بنائی تو وہ اسلام کا نعرہ
نے میں کیسے مخلص ہو سکتا ہے ؟ اور کسطرح
ستان میں اسلام لائے گا۔ انگریز اپنے
مانے میں دین کی مخالفت نہ کر سکتا تھا۔
رنہ بدنام ہوتا تھا۔ کہ غیر ملکی حکومت
امی دین میں مداخلت کرتی ہے۔ اس
نے دین کو بالکل ختم نہیں کیا۔ لیکن پاکستان
ں اپنے لوگ جو دین میں مداخلت کرتے ہیں
ج کل ریڈیو۔ ٹیلی ویژن یکطرفہ طور پر پراپیگنڈہ
ر رہے ہیں۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ دینی طاقت
ینی ادارے ہیں یہ ان اداروں کی رعایت
نہ کریں گے۔ بلکہ ان کی تباہی کے درپے
ہیں۔ مثلاً چندہ کی اجازت پر پابندی لگا
یں گے۔ یا یہ سرکاری تحویل میں لیں گے
اور جب سرکار ان اداروں کو چلائے گی تو اس
وقت آپ کو معلوم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا
حادثہ پیش آجائے۔ لیکن جب انگریز یہاں تھا
تو اس وقت اس قسم کے ادارے نہ تھے۔ جب
ارالعلوم دیو بند کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت
ایک استاد چند شاگردوں کو پڑھاتا تھا۔ آج ہی
مولانا محمد ادریس صاحب نے کہا کہ حکومت مدارس
بند کرنے کی درپے ہے۔ میں نے کہا کہ بند
کرتی ہے تو کرے۔ اگر ہماری نیت مخلص ہوئی اور
مدرسے بند کر دیئے گئے تو ہماری زبان تو
بند نہیں کر سکتے۔ ہم مسجدوں میں بیٹھ کر پڑھائیں
گے۔ ہم گھروں میں بیٹھ کر پڑھائیں گے۔ ہم
گلیوں میں بیٹھ کر پڑھائیں گے۔ اگرچہ اس میں
سہولتیں نہ ہوں گی۔ اور ہمارا معاش کا
ذریعہ ختم ہو جائے گا۔ حالات بدلتے رہتے
ہیں۔ لاکھ پتی غریب بن جاتا ہے۔ چندہ اور
تنخواہیں۔ ختم ہو جائیں گی۔ لیکن دین کا نقصان

ہو گا۔ معاش ختم ہو جائیں گی۔ آپ تیار رہیں
اگر ہم مدرسے سے سہولتیں حاصل کرتے ہیں۔
تنخواہیں لیتے ہیں وظیفہ اور طعام ملتا ہے۔ رہائش
کی جگہ مہیا ہے۔ اگر یہ سہولتیں نہ ہوں گی۔ تو
کیا آپ نہ پڑھیں گے ؟ اگر آپ نہ پڑھیں گے تو
معلوم ہو گا۔ کہ آپ دنیاوی اغراض کے لئے

پڑھتے ہیں ہم طے کریں کہ ہم نے جن حالات
میں پڑھیں گے۔ دین کی اشاعت نہیں رکنے
دیں گے۔ اگرچہ بھوکے رہیں۔ میں مطمئن ہوں
میں اسی سے مطمئن ہوں۔ کیونکہ اس علم میں
نور ہو گا۔ ہم آج کل تنخواہ کے لئے پڑھاتے
ہیں۔ اور طلبہ اسی مدرسے میں پڑھتے ہیں۔
جہاں وظیفہ زیادہ ملتا ہو۔ اور جہاں آرام ہو
اس وجہ سے سو میں بمشکل ایک کارآمد
ہوتا ہے۔ اگر ہم نے بھوک و افلاس کی حالت
میں پڑھایا اور آپ نے پڑھا تمام کے تمام کارآمد
مولوی بنیں گے۔ اور اس سے دین کو مدد ملیگی

ہم سیاسی لوگ امتحان میں ہیں۔ ہم دو
طرفہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ آگے سے حکومت سے برسر
پیکار ہیں۔ اور پیچھے سے بھی خیال رکھتے ہیں کہ کسی
کو کسی نے چھرا تو نہیں گھونپ دیا۔ اور کوئی
بھاگ تو نہیں گیا۔ اب تو ایسا وقت آگیا ہے۔ کہ
ایک ممبر کی قیمت لاکھوں اور کروڑوں تک پہنچ
گئی۔ میری خود کی قیمت کروڑوں تک ہے۔

ہم لوگ لاکھوں سے نکل آئے ہیں۔ آج
آپ لوگوں نے ہماری عزت رکھنی ہے
اگر ہم نے علماء کے تقویٰ کی عزت نہ
رکھی۔ تو خدا ہمیں ایسے گناہ سے بچائے
جس سے دین کو نقصان ہو۔ جیسا کہ حضرت
ابو ذر غفاری رضؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا !

اگر تم تلوار میری گردن پر قتل کی غرض سے
رکھو۔ اور میں نے گمان کر لیا کہ تلوار کے
پھرنے کے وقفے میں تم تک حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی بات پہنچا سکوں تو تم کو پہنچاؤں
گا۔ یہ جذبہ ہم نے بھی پیدا کرنا ہے۔ اگر
یہ جذبہ پیدا ہو گیا۔ تو کسی قسم کا ڈر و
خوف نہ ہو گا۔ ہمارے دلوں میں ان ظالموں کا
کسی قسم کا خوف نہیں۔ خدا نے ہم کو ان
کے خوف سے عاری کر دیا۔ اللہ کی
مدد ہمارے ساتھ ہے۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ
موجودہ حکمرانوں کے ساتھ نصرۃ خدا ہے۔
بلکہ یہ ہمارا امتحان ہے۔ ان کی حیثیت میرے
نزدیک تنکے کے برابر نہیں۔ یہ غلاظت کے ڈھیر
ہیں۔

دین کے خلاف آنیوالے حکام تباہ ہو جائیں گے

درس حدیث



مارنے سے منع کرنا

ابو مسعودؓ فرماتے ہیں۔ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔
پیچھے سے آواز آئی۔ میں نے غصہ میں پروا نہ کی۔ جب وہ آواز
قریب ہوئی۔ میں نے مڑ کر دیکھا۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے بار بار پکار رہے تھے۔ فرمایا۔

" اے ابو مسعود جان رکھ۔ جس طرح تو اس
غلام پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تم پر قابو
رکھتا ہے۔"

ایک اور صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا
باہر گیا۔ اور واپس آکر ظہر کی نماز باپ کے ساتھ پڑھی۔ میرے
باپ نے غلام کو بلایا۔ اور کہا

" اِمتثِل مِنہ اس سے بدلہ لے اور ویسا ہی طمانچہ مار"

مگر اس نے معاف کر دیا۔ اس پر میرے باپ نے فرمایا:
" ہماری ایک لونڈی تھی۔ ہم میں سے کسی نے اس کو تھپڑ مارا
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی۔ آپؐ نے حکم دیا۔ اِعتقوھا
اس لونڈی کو آزاد کر دو۔ ہم نے عرض کی۔ خدمت کے لیے
اور کوئی غلام نہیں۔ فرمایا۔ کہ جب دوسرا غلام مل جائے۔ اسے
آزاد کر دینا۔

اپنے جیسا کھلانا پلانا

ابوذرؓ اور ان کے غلام کو لوگوں نے
دیکھا۔ کہ دونوں ایک جیسے نئے
کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ انوکھی بات تھی۔ اور ملک و قوم
کے رسم و رواج کے قطعاً خلاف۔ اس لیے اس کا سبب پوچھا
گیا۔ آپ نے جواب دیا

" میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" کہ
غلام تمہارے بھائی ہیں۔

خدا نے ان کو تمہارے زیر دست کیا ہے۔ وہی ان کو
کھلاؤ۔ جو آپ کھاؤ۔ اور وہی پہناؤ جو آپ پہنو اور ایسا
کام نہ بتاؤ جس سے انہیں تکلیف ہو۔ اگر مشکل کام بتلاتے ہو
تو خود بھی اس کام میں مدد کرو" اسی طرح آپ فرمایا کرتے تھے۔

" جو شخص ماہ رمضان میں غلاموں سے کام کم لے گا۔ اللہ اس
کے گناہ معاف کریگا۔ اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دیا جائیگا۔